WWW. ZUM ZUM.COM/KHATME-NUBUWWAT

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷

۲۹ ربیع الاول تا ۶ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ جولائی ۱۹۹۸ء

شمارہ نمبر ۹

پڑھتا جا.....شرماتا جا

شعائرِ اسلام استعمال کرنے پر

قادیانیوں کے خلاف

سُپریم کورٹ آف پاکستان کے

تاریخ ساز فیصلے

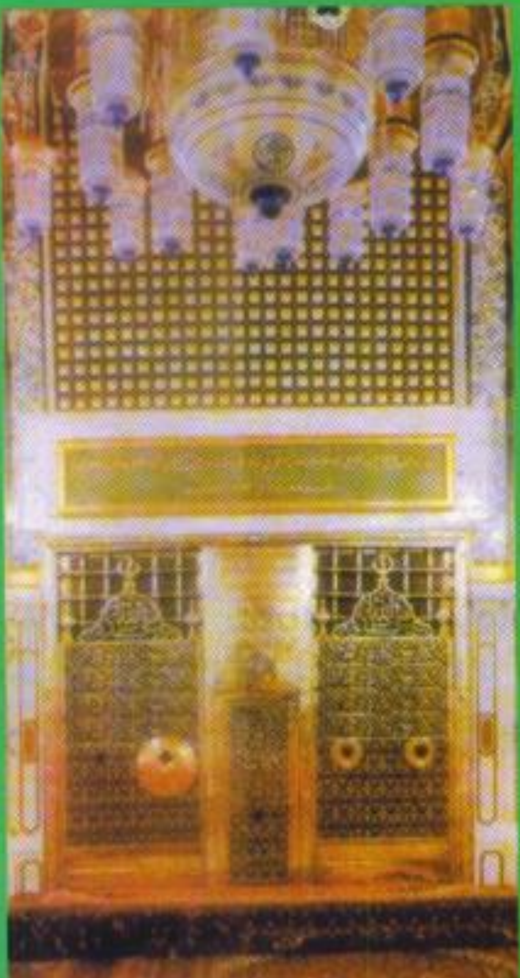

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل

شُہدائے ختمِ نبوت کو خراجِ تحسین

چین میں اسلام کی پہلی کرن

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(محمد یٰسین 'کراچی)

س : میں ایک لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں' وہ بھی مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے' اس کی منگنی ہو چکی ہے' لیکن وہ میری وجہ سے منگنی توڑنے کے لئے تیار ہے' میری والدہ راضی ہیں لیکن والد کسی صورت راضی نہیں ہیں' میں میمن ہوں اور لڑکی مہاجر ہے' آنجناب سے مشورہ درکار ہے کہ کیا کیا جائے؟

ج : میں اس لڑکی سے شادی کا مشورہ نہیں دیتا۔

س : میں نے کرکٹ میچ کے سلسلے میں شرط لگائی کہ فلاں ٹیم جیت جائے گی' شرط کی رقم ۵۰۰ تھی۔ پہلی شرط میں جیت گیا مگر جس سے شرط لگائی تھی اس نے پیسے نہیں دیئے' میں نے دوبارہ شرط لگائی اور ۵۰۰۰ روپے تک ہار گیا اب وہ مجھ سے پیسے مانگ رہا ہے۔ آپ مشورہ دیں کہ میں کیا کروں؟

ج : یہ جوا ہے اور جوئے کی رقم کا لین دین حرام ہے' اس سے توبہ کریں۔

(محمد بنارس 'مانسہرہ)

س : ایک عورت نے چھ سال پہلے اپنی مرضی سے شادی کی جس سے دو بچیاں ہیں' اب وہ طلاق کے لئے عدالت میں دعویٰ کر چکی ہے۔ خاوند اسے طلاق نہیں دینا چاہتا تو ایسی صورت میں خاوند کی مرضی کے بغیر وہ عورت عدالت کی مدد سے طلاق لے سکتی ہے جبکہ فیصلہ دینے والی جج عورت ہے؟

ج : جو عورت اس شوہر کے پاس نہیں رہنا چاہتی اس کو رکھ کر کیا کرے گا' اس کو چاہئے کہ خلع دیدے۔ عورت کو عدالت سے رجوع کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ اگر شوہر نے خلع نہ دیا تو وہ عورت عدالت سے خلع لے کر دوسرا نکاح کرلے گی تو شوہر خلع نہ دے کر گناہ گار ہوگا اور عورت کو گناہ گار کرے گا۔ اس لئے ایسی عورت کو خلع دیدینا چاہئے۔ اگر عورت کا قصور ہو اور مرد اس کو آباد کرنا اور اس کے حقوق ادا کرنا چاہتا ہو تو عدالت کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا۔ لیکن شوہر کو چاہئے کہ ایسی بدبخت عورت کو' اس کے عدالت میں جانے سے پہلے طلاق دیدے۔ (واللہ اعلم)

(محمد فاروق 'کراچی)

س : وضو کرنے کے بعد جس رومال سے تر عضو خشک کرتے ہیں اس رومال کو سر پر باندھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے؟

ج : وضو کے بعد جو پانی اعضا سے لگا رہتا ہے اس کو یونہی چھوڑ دیا جائے تو افضل ہے' وہ پانی پاک ہے اس لئے اگر رومال سے خشک کرلیا جائے تو رومال سے نماز پڑھنا صحیح ہے۔

س : اگر وضو کرتے وقت ٹپکنے والا پانی ناپاک ہے تو کپڑوں پر چھینٹوں کے پڑنے سے نماز کیونکہ صحیح ہوگی؟ اس سلسلے میں کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں؟

ج : اعضاء سے ٹپکنے والا پانی نجس نہیں' اگر کپڑوں پر چھینٹے پڑجائیں تو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا اس لئے نماز ہوجاتی ہے۔ مگر چونکہ اس پانی سے گناہ دھلتے ہیں اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ چھینٹے نہ پڑیں۔ (واللہ اعلم)

(سید عین اللہ 'کوئٹہ)

س : سورج طلوع ہونے سے کتنی دیر پہلے صبح کی نماز پڑھنی چاہئے؟ اگر سنت رہ جائے تو اس کی قضا کس وقت ہوگی؟

ج : سورج کا کنارہ نکلنے سے پہلے پہلے نماز فجر کا وقت ہے سنتیں رہ جائیں تو ان کو اشراق کے وقت قضا کیا جائے۔

س : میں جب نماز میں سجدے سے اٹھتا ہوں اور جب پاؤں کو سنت کے مطابق رکھتا ہوں تو جائے نماز اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہوجاتی ہے' کیا کروں؟

ج : سنت کے مطابق اٹھا کیجئے اور جانماز کی پروا نہ کیا کیجئے۔

س : میں نے کسی کو کچھ پیسے دیئے تھے اب وہ واپس نہیں کرتا' کیا کروں؟

ج : اگر وہ نہیں دیتا تو معاف کردو۔

س : تبلیغی جماعت والے کیسے لوگ ہیں؟

ج : بہت اچھے لوگ ہیں' اپنے دین کے لئے مشقت اٹھاتے ہیں۔

س : تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں اللہ کے راستے میں نکلو' اللہ کے راستے میں ایک نماز کا ثواب انچاس کروڑ نمازوں کے برابر ہے' لیکن میں نے سنا ہے کہ یہ ثواب جہاد فی سبیل اللہ میں ہے؟

ج : تبلیغی کام بھی جہاد فی سبیل اللہ کے حکم میں ہے۔

س : تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ انفرادی عمل سے اجتماعی عمل افضل ہے؟

ج : اجتماعی کام میں شریک ہونا چاہئے' لیکن دوسرے وقت میں اپنے انفرادی اعمال کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ (واللہ اعلم)

س : نکاح اور رخصتی کے لئے کیا طریقہ کار ہونا چاہئے؟

ج : نکاح مسجد میں کرلیا جائے' اور رخصتی ان کے گھر سے ہوجائے۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۹ ربیع الاول تا ۵ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰ جولائی ۱۹۹۸ء | شمارہ 9

بیاد :
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ☆
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست : حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ : مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر : مولانا اللہ وسایا
مدیر مسئول : عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

☆ (اداریہ) 4
☆ ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے (مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری) 6
☆ پڑھتا جا شرماتا جا (طلعت اللہ خان) 9
☆ خاتم الانبیاء ﷺ کی صداقت کی دلیل (نور محمد قریشی ایڈووکیٹ) 11
☆ شعائر اسلام استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف تاریخ ساز فیصلے (علامہ احمد میاں حمادی) 12
☆ شہدائے ختم نبوت کو خراج تحسین (مولانا عبدالستار خان نیازی) 14
☆ چین میں اسلام کی پہلی کرن (ڈاکٹر فدا حسین) 20
☆ شفاعت رسول ﷺ اور کوثر کے طلبگاروں کے لئے (محمد صفدر صدیقی) 23
☆ تبصرہ کتب (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 24
☆ اخبار ختم نبوت 25

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا : ۹۰ امریکی ڈالر یورپ افریقہ : ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک : ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ : ۵ روپے
سالانہ : ۲۵۰ روپے ششماہی : ۱۵۰ روپے سہ ماہی : ۷۵ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون : ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس : ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون : ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس : ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر : عزیز الرحمٰن جالندھری طابع : سید شاہد حسن مطبع : القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت : جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کا اقتصادی بحران اور علمائے کرام کی ذمہ داریاں

ملک اس وقت جس اقتصادی بحران سے گزر رہا ہے اس نے ہر شخص کو تشویش میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ مفاد پرست عناصر کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہوا ہے کہ اس نازک صورتحال میں وہ ملک کے تحفظ کے بجائے ذاتی مفادات اور منافع کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ وزارت خزانہ ایسے فرد کے ہاتھ میں ہے جس نے ملک کو بے یقینی کی صورتحال میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ اس کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ آج جو اعلان اقتصادی بحالی کے لئے کرتا ہے وہی اعلان مزید تباہی کا باعث بن رہا ہے اور پھر اس اعلان کو واپس کر کے وہ مزید بے یقینی کی صورتحال میں ملک کو ڈال رہا ہے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پوری مغربی دنیا امریکہ سمیت پاکستان کو اقتصادی تباہی میں ڈال کر اس کی حیثیت اور استحکام کو ختم کرنا چاہتی ہیں۔ پتہ نہیں کہ نواز شریف کا دور حکومت کیوں پاکستان کے لئے مشکلات اور تباہی کا باعث بنتا ہے اور اکثریت اور قومی حمایت کے باوجود نواز شریف حکومت میں پاکستان کا استحکام کیوں خطرے میں رہتا ہے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے ملک جس اقتصادی بحران میں مبتلا ہے اندیشہ ہے کہ کہیں ملک دیوالیہ کی صورت اختیار نہ کر جائے اس کی ہولناکی کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "فقر کفر ہے۔" یہودی اور عیسائیوں نے موجودہ دور میں جنگ کا طریقہ کار تبدیل کر دیا ہے ان کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو میدان جنگ میں شکست نہیں دی جا سکتی۔ ان کے جذبہ جہاد اور غیرت ایمانی نے روس جیسی سپر طاقت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تمام مغربی ممالک مل کر امداد یہ تعاون جبر اور دھمکیوں کے باوجود طالبان کی اسلامی حیثیت کو بدل نہیں سکے بلکہ دشمن کی طرف سے جہاد نے امت مسلمہ میں اتحاد کی کیفیت پیدا کی۔ دشمنوں کے خلاف ایک صف میں کھڑا کر لیا۔ آپس کے اختلافات ختم کر دیئے۔ ان کے سامنے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول تھا کہ جب تک مسلمان کفر کے مقابلہ میں جہاد کا علم بلند رکھیں گے ان کے درمیان کوئی اختلاف پیدا نہیں کر سکے گا۔ ان کے سامنے امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ طرز عمل تھا۔ جب ان کے اور خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان بعض معاملات کی وجہ سے لڑائی کی صورت پیدا ہو گئی تو عیسائی لشکر کے امیر نے پیشکش کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم "علی" کے مقابلے میں آپ کی امداد کے لئے لشکر بھیجنے کے لئے تیار ہیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اے عیسائی! حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ، میں ان کی حفاظت کے لئے اور لشکر اسلام کے تحفظ کے لئے ان کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے تیرے خلاف لڑوں گا۔" تو ہمارے اختلافات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اس لئے اب یہود و نصاریٰ نے دنیا پر تسلط حاصل کرنے اور دنیا کو اپنی مرضی سے چلانے کے لئے اقتصادی جنگ شروع کر دی ہے وہ اقتصادی طور پر ایسا جکڑ دیتے ہیں کہ جب چاہیں کسی ملک کی کرنسی کی حیثیت ختم کر دیں۔ امیر سے امیر ملک کی اقتصادیات ان یہودیوں کے قبضے میں ہے خود امریکہ بہادر کا صدر جو دنیا کا سب سے طاقتور شخص ہے اپنے عروج و زوال کے لئے ان یہودیوں کا محتاج ہے۔ آج سے کچھ عرصہ قبل ملیشیا، انڈونیشیا کو ایسے بحران میں مبتلا کیا کہ لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو گئے اور ایک روٹی کی قیمت سو روپے سے زائد ہو گئی۔ آج پوری یہودی لابی پاکستان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہے اور ہماری سرمایہ دار برادری یہودیوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ بلا ضرورت ڈالر کی قیمت میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے تاکہ وہ ڈالر خرید کر ذخیرہ کریں اور ڈالر کی مانگ اور قیمت میں اضافہ ہو۔ پاکستانی روپے کی حیثیت افغان کرنسی کے لگ بھگ کر دی گئی ہے۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان کی کرنسی ہماری کرنسی کی قیمت سے بہت کم تھی اب ہمارے سے زائد ہو گئی ہے۔ ماریشس کی کرنسی مزید مہنگی ہو گئی ہے اور روزانہ ڈالر کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نواز شریف کی حکومت تمام تر کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی امداد سے ایسی محروم ہے کہ حالات سنبھلنے میں آتے ہی نہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے کیونکہ جب نواز شریف صاحب اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو نفاذ شریعت کا اعلان کرتے ہیں پہلی مرتبہ نفاذ شریعت کے دعویٰ سے دور اقتدار میں آئے لیکن شریعت نافذ کرنے کے بجائے سود کے بارے میں ہائیکورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا اور اس طرح سودی نظام کو تحفظ دے کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعلان جنگ کیا۔ اس مرتبہ اقتدار میں نہیں تھے تو بینظیر حکومت کے لادینی اقدامات کے خلاف شور مچا کر دعویٰ کرتے رہے کہ وہ خلفائے راشدین کا نظام قائم کریں گے، لیکن اقتدار میں آتے ہی سب سے پہلے ایک اسلامی حکم جمعہ کی تعطیل کو ختم کر کے عیسائیوں کی اتباع میں اتوار کی چھٹی کا اعلان کر دیا اور ساتھ ہی خود

انحصاری اور خود کفالت اسکیم کے لئے سودی اسکیم کا اعلان کردیا۔ وہ دن اور آج کا دن ہے کہ نواز شریف کو اکثریت کے باوجود چین نہیں ملک کو ان کی وجہ سے مختلف بحرانوں کا سامنا ہے۔ ان کی جماعت کی عیاشیوں کی وجہ سے قوم کو ان پر اعتماد نہیں۔ خود انحصاری اسکیم کو پہلے مسترد کیا۔ اب ایٹمی دھماکہ کے بعد امدادی اسکیم کو بھی قوم نے مسترد کردیا اور اب اقتصادی تباہی کے دھانے پر ملک پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف تمام علمائے کرام نواز شریف کے اس وعدہ خلافی کی وجہ سے ناراض ہیں۔ اس لئے ہم سب سے پہلے نواز شریف سے کہیں گے کہ وہ اجتماعی طور پر توبہ کریں۔ سود سے متعلق اپیل کو واپس لیں۔ جمعہ کی چھٹی بحال کریں' اسلامی قوانین کو نافذ کریں' خدا کی خوشنودی کا خیال کریں امریکہ کی خوشنودی کو چھوڑ دیں' یہ تو حکمرانوں کی ذمہ داری ہے۔ ہمارے علمائے کرام کی اس وقت بہت اہم ذمہ داری ہے' قوم جس مصیبت اور کرب میں مبتلا ہوتی جارہی ہے اس میں علمائے کرام بھی شریک ہوں گے اس لئے وہ قوم کی اس وقت صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ ان کو استغفار اور دعاؤں کی طرف متوجہ کریں مصیبت کے وقت صبر و تحمل کی طرف متوجہ کریں۔ لوگوں کو ذاتی مفادات سے نکال کر ملکی مفادات کو ترجیح دینے کی ترغیب دیں' نواز شریف دشمنی میں قوم سے بے رخی اختیار نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

مرزا طاہر حقائق کو مسخ نہ کریں (۵)

یہ تو ایک خواب کا بیان تھا' ذرا قادیانیوں کا طرز عمل تحریک پاکستان سے قبل ملاحظہ فرمائیں کہ مسلم لیگ کی ہر جگہ پر مخالفت اور کانگریسی لیڈروں کے لئے سراپا چشم براہ اور پرتپاک استقبال کیونکہ قادیانیوں کے لیڈروں نے محسوس کرلیا کہ انگریزوں نے اب ہر صورت میں نکلنا ہے کیونکہ مسلمان' ہندو اور دیگر تمام اقوام اس پر متفق ہوچکی ہیں کہ ہندوستان کو آزادی دلوانی ہے۔ قادیانیوں نے اس موقع پر محسوس کیا کہ کانگریس کامیاب ہوگئی اور اس کی حمایت سے ہم اپنے مقاصد حاصل کرکے مسلمانوں کو تباہ کرانے کی کوشش کریں گے اس لئے اپنی تمام تر ہمدردیاں کانگریسیوں کے لئے وقف کردیں۔ ملاحظہ فرمایئے الفضل کی رپورٹ کہ صدر کانگریس کا کس طرح استقبال کیا گیا:

"علی الصبح چھ بجے تمام باوردی (قادیانی) والنٹرز باقاعدہ مارچ کرتے ہوئے ریلوے اسٹیشن لاہور پہنچ گئے۔ یہ نظارہ حد درجہ جاذب توجہ روح پرور تھا۔ ہر شخص کی آنکھیں اس طرف اٹھ رہیں تھیں استقبال کا تقریباً" تمام انتظام (قادیانی) کور کرتا تھا اور کوئی (مسلم) آرگنائزیشن اس موقع پر نہ تھی سوائے کانگریس کے ڈیڑھ درجن والنٹرز تھے۔ اسٹیشن سے لے کر جلسہ گاہ تک اور پلیٹ فارم پر انتظام کے لئے ہمارے والنٹرز موجود تھے۔ اسٹیشن پر جناب چوہدری اسد اللہ خان بیرسٹر ایم اہل موجود تھے۔ جہاں پنڈت جی نے آکر کھڑے ہونا تھا جناب شیخ صاحب موجود تھے۔ یہ ہجوم بہت زیادہ تھا' بالخصوص پنڈت جی کی آمد کے وقت مجمع میں بہت اضافہ ہوگیا تھا اور لوگوں نے صفوں کو توڑنے کی کوشش کی مگر ہمارے والنٹروں نے قابل تعریف ضبط اور نظم سے کام لیا اور حلقہ کو قائم رکھا۔ شیخ بشیر احمد صدر آل انڈیا نیشنل لیگ قادیان نے لیگ کی طرف سے آپ کے گلہ میں پھولوں کے ہار ڈالے' کور کا مظاہرہ ایسا شاندار تھا کہ ہر شخص اس کی تعریف میں رطب اللسان تھا لوگ کہہ رہے تھے کہ ایسا شاندار نظارہ لاہور میں کم دیکھنے میں آیا۔ کانگریس لیڈر کور کے ضبط اور ڈسپلن سے حد درجہ متاثر ہوئے اور بار بار اس کا اظہار کرتے تھے حتیٰ کہ ایک لیڈر نے جناب شیخ سے کہا کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ شامل ہوجائیں تو یقیناً" ہماری فتح ہوگی۔" (اخبار الفضل قادیان ۳۱ مئی ۳۶ء)

قادیانی لیڈروں کا یہ طرز عمل صرف مسلمانوں کے لئے بھی قابل اعتراض نہ تھا بلکہ عام قادیانی بھی اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور اکثر سوری کرتے کہ کانگریس اور ان کے لیڈروں کی حمایت اور استقبال کیوں ہورہا ہے۔ ان اعتراضات کے جوابات مرزا محمود نے اپنے خطبہ میں اس طرح دیا:

"اگر پنڈت جواہر لال نہرو یہ اعلان کردیتے کہ احمدیت کو مٹانے کے لئے وہ اپنی طاقت خرچ کریں گے جیسا کہ احرار نے کیا ہے تو اس قسم کا استقبال بے غیرتی ہوتا لیکن اگر اس کے قرب کے زمانہ میں پنڈت صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا رد لکھا جو انہوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیئے جانے کے لئے لکھے ہیں اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے احمدیت پر اعتراضات اور احمدیوں کو الگ کرنے کا سوال بالکل فضول ہے اور ان کا گزشتہ دور کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا استقبال جبکہ وہ صوبہ میں مہمان کی حیثیت سے آرہا ہو تو ایک سیاسی انجمن (نیشنل لیگ کور قادیان) کی طرف سے بہت اچھی بات ہے۔" (خطبہ جمعہ میاں محمود مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۱۶ جون ۳۶ء)

(جاری ہے)

مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

ایک مسلمان کس طرح زندگی گزارے

دین اسلام عقائد' عبادات' اعمال صالحہ' اخلاق حسنہ' اور آداب عالیہ کا نام ہے جب کوئی شخص اسلام قبول کرلے اور یوں کہے کہ میں مسلمان ہوں اس پر لازم ہے کہ پورے اسلام کو قبول کرے سورۂ بقرہ میں فرمایا ہے:

یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافتہ ولا تتبعو خطواۃ الشیطان انہ لکم عدو مبین○

ترجمہ : "اے ایمان والوں اسلام میں پورے پورے داخل ہوجاؤ' اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

آج کل لوگوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ بھی ہے لیکن اسلام کے ارکان' اعمال' اخلاق اور عبادات سے غفلت بھی برتتے ہیں اور پیچھے بھی ہٹتے ہیں دعویٰ کچھ اور عمل کچھ۔ یہ مومن کی شان نہیں ہے جب مسلمان ہوگئے تو پوری طرح اسلام پر عمل کرنا لازم ہے عامتہ المسلمین کو ضروری باتیں بتانے کے لئے یہ مضمون لکھ رہا ہوں اس مضمون کو آپس میں ایک دوسرے کو سنائیں اور عمل پر آمادہ کریں۔

(۱) اسلامی عقائد سیکھیں اہل السنتہ والجماعتہ کے عقائد معلوم کریں اور انہیں کو اپنا عقیدہ بنائیں جتنے گمراہ فرقے ہیں مثلاً" قادیانی' آغا خانی' بوہری ان سب سے دور رہیں اور بدعات سے مکمل پرہیز کریں۔

(۲) ہر عاقل بالغ مسلمان پر مرد ہو یا عورت پانچ نمازیں (فجر' ظہر' عصر' مغرب' عشاء) فرض ہیں ان کو گھر پر ہوتے ہوئے اور سفر میں مرض میں' تجارت کرتے ہوئے نوکری میں لگے ہوئے ہر حال میں ادا کریں' وتر کی نماز عشاء کے فرضوں کے بعد پڑھنا واجب ہے اس کو بھی کبھی قضا نہ ہونے دیں' عورتیں گھروں میں اور مرد مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب ستائیس گنا کردیا جاتا ہے۔ (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۹۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لئے قیامت کے دن نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل اور اس کی نجات کا سامان ہوگی' اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی اس کے لئے نماز نہ نور ہوگی نہ نجات کا سامان ہوگی' اور قیامت کے روز یہ شخص قارون اور فرعون اور (اس کے وزیر) ہامان اور مشہور مشرک ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۵۸)

وتروں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "وتر پڑھنا ضروری ہے جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے' تین بار ایسا ہی فرمایا۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۳)

اور مؤکدہ سنتوں کے بارے میں فرمایا کہ "جس نے دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھ لیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا جائے گا' چار رکعتیں ظہر سے پہلے' دو رکعتیں ظہر کے بعد دو رکعتیں مغرب کے بعد' دو رکعتیں عشاء کے بعد' دو رکعتیں فجر سے پہلے۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۱۰۳)

ان کے علاوہ عصر سے پہلے چار رکعتیں سنت غیر مؤکدہ ہیں ان کی بھی بڑی فضیلت ہے ایک حدیث میں یوں ہے کہ اللہ اس بندہ پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۰۴)

نفل نمازوں کی بھی بڑی اہمیت ہے جن میں نماز تحیتہ الوضو' تحیتہ المسجد' اشراق اور چاشت' تہجد اور مغرب کے بعد کی نفلیں بھی آجاتی ہیں نفل نمازوں کا ذخیرہ بھی ساتھ لے کر جانا چاہئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا' نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب و بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو محروم اور نامراد ہوگا' پھر اگر فریضہ میں کچھ کمی رہ گئی تو پروردگار عالم جل مجدہ کا فرمان ہوگا کہ دیکھو کیا میرے بندہ کے پاس کچھ نوافل بھی ہیں' پھر نوافل کے ذریعہ فرائض کی کمی پوری کردی جائے گی' پھر زکوۃ کا بھی اسی طرح حساب ہوگا' پھر دوسرے اعمال کا بھی اسی طرح حساب ہوگا۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۱۱۷)

اپنی نمازیں درست کریں صحیح طریقہ پر یاد کریں اور بچوں کو بھی صحیح طریقہ پر نمازیں سکھائیں اور یاد کرائیں۔ س' ث' ص' ض' ط' ظ' ق' ک' تمام حروف کو صحیح طریقہ پر ادا کرنا لازم ہے بہت سے لوگوں کو زندگی بھر صحیح کلمہ بھی یاد نہیں ہوتا اور نمازیں بھی غلط سلط پڑھتے ہیں اس میں آخرت کا بڑا خسارہ ہے۔

بچوں کو نمازیں سکھائیں اور پڑھوانے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب سات برس کے ہوجائیں اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب دس برس کے ہوجائیں' اور دس برس کی عمر ہوجانے پر ان کے بستر بھی

علیحدہ کردو۔ ایک کو دوسرے کے ساتھ نہ ملاؤ۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۵۸)

نماز جمعہ کا خاص اہتمام کریں قرآن مجید میں ارشاد ہے "اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف روانہ ہوجایا کرو اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو' یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو" کتاب میں منافع لکھ دیا گیا جو نہ گھٹے گی نہ بدلی جائے گی (مشکوۃ المصابیح ص ۱۲۱)

اگر کبھی نماز جمعہ رہ جائے مثلاً" سفر میں ہو یا مرض کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اس کی جگہ ظہر پڑھے اور اگر قصداً" نماز جمعہ چھوڑ دے تو اس کی جگہ بھی نماز ظہر پڑھے۔

جو لوگ مالدار ہیں پابندی سے ہر سال اسلامی سال گزر جانے پر زکوۃ ادا کریں اس میں انگریزی مہینوں کا اعتبار نہیں ہے' زکوۃ فرض ہونے کے لئے کوئی بڑا مالدار ہونا ضروری نہیں' پانچ سو پچانوے گرام چاندی یا اس کی قیمت یا مال تجارت ملکیت میں ہونے سے زکوۃ واجب ہوجاتی ہے اور یہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے خوب غور کرلیں' چاند کے بارہ مہینے گزر جانے پر کل مال کا چالیسواں حصہ دینا فرض ہے یہ حصہ زکوۃ کے مستحقین کو دیا جائے مستحقین کی تحقیق کرلی جائے' جس کی ملکیت میں پانچ سو پچانویں گرام چاندی یا ان کی مالیت کا تجارتی سامان یا بے ضرورت فالتو سامان ہو وہ مستحق زکوۃ نہیں ہیں بہت سے مانگنے والوں کے پاس اتنا مال ہوتا ہے پھر بھی مانگتے پھرتے ہیں ایسے لوگوں کو زکوۃ نہ دی جائے زمین اور باغات کی پیداوار پر بھی دسویں یا بیسویں حصہ کی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے علما سے معلوم کرکے پوری زکوۃ ادا کریں۔ زکوۃ کے علاوہ دوسرے واجبات بھی مال سے متعلق ہیں مثلاً" صدقہ فطر ادا کرنا اور عیدالاضحیٰ میں قربانی کرنا اور بیوی بچوں پر والدین پر قواعد شرعیہ کے مطابق خرچ کرنا اگر قسم توڑ دی ہو تو اس کا کفارہ دینا ان سب کی ادائیگی بھی لازم ہے' فرض زکوۃ اور دوسرے مالی حقوق اور واجبات ادا کرتے ہوئے نفلی صدقہ بھی کرتے رہیں اور خیر کے کاموں میں خرچ کریں' قیامت کے دن فرائض اور واجبات اور نوافل سب ہی نجات کا ذریعہ بنیں گے۔

زکوۃ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو بھی کوئی شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مال کو زہریلا گنجا سانپ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا جویوں کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۱۵۵-۱۵۷)

اور عام صدقہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کسی آدمی کو کھجور ہی دے دو وہ بھی نہ پاؤ تو اچھا کلام ہی کہہ دو۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۵۲۴)

کوئی بھی نیک کام جو اللہ کے لئے کیا ہو قیامت کے دن کام دے گا جہاں چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بھی ضرورت ہوگی۔

جن لوگوں پر حج فرض ہے حج کی ادائیگی میں جلدی کریں' حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسے حج کرنے سے کوئی مجبوری یا ظالم بادشاہ نہ روکے پھر وہ حج نہ کرے تو چاہے تو وہ یہودی ہوکر مرجائے اور چاہے تو نصرانی ہوکر مرجائے۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۲۲)

بہت سے لوگوں پر حج فرض ہوجاتا ہے دنیاداری کے قصوں میں دیر لگاتے رہتے ہیں اور بعض مرتبہ حج کی ادائیگی سے پہلے دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں بہت افسوس ناک صورت حال ہے۔

جب سے بالغ ہوئے ہیں فرض نمازیں اور واجب وتر کتنے قضا کئے ان سب کا حساب لگا کر سب کو ادا کریں اتنا حساب لگائیں کہ دل یہ کہہ دے کہ اس سے زیادہ نمازیں قضا نہ ہوں گی پھر جلد از جلد انہیں ادا کریں ایک دن کی بیس رکعات ہوتی ہیں چار ظہر' چار عصر' تین مغرب' چار عشاء' تین وتر' دو فجر' بیس رکعات بیس منٹ میں پڑھی جاسکتی ہیں جب پانچ نماز سے زیادہ قضا ہوں تو ترتیب لازم نہیں ہے اور نہ قضا نمازوں کا کوئی وقت مقرر ہے۔ سورج نکلنے کا اور زوال کا وقت نہ ہو' جب سورج نکل کر ایک نیزہ اونچا ہوجائے اس وقت ہر نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے اور عصر کے بعد جب سورج میں زردی آجائے تو کوئی نفل نماز اور قضا نماز نہ پڑھی جائے' سورج میں زردی آنے سے پہلے قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے اور عصر نماز پڑھنے کے بعد سورج چھپنے تک نفل نماز پڑھنا جائز نہیں ہے گھر پر جو ظہر' عصر اور عشاء کی نماز قضا ہوئی ہو اس کی قضا میں چار ہی رکعت پڑھے گو سفر میں پڑھ رہا ہو اور جو ظہر و عصر اور عشاء کی نماز سفر میں قضا ہوئی ہو تو بشرطیکہ وہ ۴۸ میل کا ہو تو اس کی قضا دو رکعت ہی پڑھے گا اگرچہ گھر پر پڑھ رہا ہو۔

یوں تو قضا نمازیں جلد سے جلد پڑھ لینی چاہئیں لیکن ہر نماز کے ساتھ ایک نماز پڑھ لی جائے یا بیس منٹ نکال کر روزانہ بیس رکعات پڑھ لی جائیں تو یہ بہت آسان کام ہے ضروری نہیں کہ سب نمازیں برابر ہی قضا ہوئی ہوں بہت سے لوگ کاروباری دھندوں میں عصر کی نماز چھوڑ دیتے ہیں اور بہت سے لوگ نیند کے نشہ میں عشاء اور فجر نہیں پڑھتے غرض کہ جو نماز جتنی بھی چھوٹی ہو اسی قدر قضا پڑھ لیں۔

رمضان المبارک کے روزے پابندی سے رکھیں اور جن بچوں کو طاقت ہو ان سے بھی رکھوائیں۔

☆ قرآن مجید پڑھو روزانہ پارہ دو پارہ تلاوت

کرو قرآن مجید کا ہر حرف پڑھنے پر ایک نیکی ملتی ہے جو دس نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ بچوں سے بھی پڑھواؤ صبح کو سورہ یٰسین شریف پڑھو اس کے پڑھنے سے دس مرتبہ قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے' قرآن شریف صحیح پڑھنا سیکھو اور تمام حروف صحیح ادا کرو۔

☆ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو' قرآن مجید میں فرمایا ہے "اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو" حدیث شریف میں ہے کہ "ہر وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں ایک مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ دوں تو یہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہے جس پر سورج نکلتا ہے۔" (مشکوۃ المصابیح ص ۲۰۰)

مسلمانو اپنی زندگی ضائع نہ کرو وقت برباد نہ کرو ہر وقت اللہ کی یاد میں مشغول رہو کوئی مجلس ذکر سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے خالی نہ رہے' ہر وقت چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرو مسنون دعائیں یاد کرو اور مختلف اوقات کے مطابق پڑھا کرو ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ' ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر' یہ عمل سوتے وقت بھی کریں۔

☆ سب مرد اور عورت وہ لباس پہنیں جو اسلام نے ان کے لئے تجویز کیا ہے' ستر ڈھکنے والا حیاء والا لباس ہو' مرد ٹخنے سے اونچا کپڑا پہنے پتلون پہنے تو ٹخنہ سے نیچا نہ پہنے اور اس پر اوپر سے نیچا کرتہ پہنے' عورتیں موٹا لباس پہنیں موٹے دوپٹے اوڑھیں' نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہو کر نہ آئیں' جہاں تک ہو سکے گھروں میں رہیں گھروں سے نکلیں تو بے پردہ نہ ہوں' برقعے چمکیلے فیشن ایبل نہ ہوں۔

چھوٹوں پر رحم کریں بڑوں کا اکرام کریں:

حقوق العباد کی ادائیگی کی فکر کریں خوب غور کریں کہ مجھ پر کس کا کیا حق ہے جس کسی کا کوئی مالی حق ہو مثلاً" کسی کا قرض رہ گیا ہو یا خیانت کی ہو یا بلااجازت کچھ لے لیا ہو تو صاحب حق کو معلوم ہو یا نہ ہو یاد ہو یا نہ ہو خود سے جا کر ادا کرے اور جس کسی کی غیبت کی ہو یا غیبت سنی ہو یا کسی پر تہمت رکھی ہو اسے پتہ چل گیا ہو تو معافی مانگے ورنہ اس کے لئے اتنا استغفار کرے کہ دل گواہی دے دے کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔

حقوق العباد کا معاملہ بہت سخت ہے آخرت میں حق داروں کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی' اگر اپنی نیکیوں سے پورا نہ پڑا تو ان کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے اور اس طرح دوزخ میں جانا ہو گا خوب فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔ ماؤں اور بہنوں کو میراث کا حصہ نہ دینے والے غور کریں۔

☆ حلال کمائیں اور حلال کھائیں جو آمدنی کے ذرائع ہیں ان کے بارے میں علما سے معلوم کریں کہ حلال ہے یا نہیں' رشوتیں نہ لیں' سودی کاروبار سے قطعاً" سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔

☆ دل کو شرکیہ اور کفریہ عقائد سے ریاکاری کے جذبات سے اور غیر شرعی دشمنی سے غرور سے اور دماغ کو بری باتوں کے سوچنے سے' ہاتھوں کو حرام کمانے اور ناپ تول میں کمی کرنے سے' چوری' خیانت اور ڈکیتی سے' پاؤں کو گناہوں کی طرف چل کر جانے سے' آنکھوں کو بدنظری سے' شرمگاہ کو اس کے خاص گناہ سے' اور کانوں کو گانا بجانا سننے سے اور تہمت دھرنے' الزام لگانے' عیب لگانے جھوٹ بولنے' گالی دینے' جھوٹی قسم کھانے سے لایعنی باتوں سے' اور پیٹ کو حرام غذا سے اور سارے جسم کو ہر گناہ سے محفوظ رکھیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کریں شکل و صورت' وضع و قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اختیار کریں۔

☆ اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کرائیں علم دین پڑھائیں حدیث و تفسیر فقہ و فتاویٰ کا مدرس بنائیں کافروں اور فاسقوں کی صحبت سے اور ان کی طرح طور و طریق اختیار کرنے سے بچائیں۔

☆ جب اولاد بالغ ہو جائے تو شادی کریں جو سنت کے مطابق ہو سادہ ہو ریاکاری اور دنیاداری کے طریقہ پر نہ ہو' قرض لے کر نہ ہو' لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے دیندار جوڑا تلاش کریں۔

☆ حضرات علمائے کرام کی مجلسوں میں جایا کریں نیک بندوں سے تعلق رکھیں ان کے پاس اٹھا بیٹھا کریں۔ اہلسنت حضرات علمائے کرام کی کتابیں پڑھا کریں تاکہ دنیا کی محبت کم ہو اور دل میں آخرت کی محبت جگہ پکڑے اگر کوئی مرشد کامل متبع سنت مل جائے جو متقی ہو اس سے بیعت ہو جائیں۔ بیعت صرف نام کے لئے نہ ہو شیخ کی تعلیمات پر عمل کریں بیعت ہونا اصلاح نفس اور کثرت ذکر کے لئے ہے۔ تمام گناہوں سے پکی توبہ کریں اور جب بھی گناہ ہو جائے تو جلدی توبہ کی طرف متوجہ ہوں اور کثرت سے یہ پڑھتے رہا کریں "استغفراللہ الذی لا الہ الا ھوالحی القیوم واتوب الیہ" اور سوتے وقت بھی اس کو تین بار پڑھیں مسلمان کا کام ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے۔ قرآن مجید میں ایسے بندوں کو کامیاب اور بامراد بتایا ہے سورۃ النور میں ارشاد ہے "اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کی مخالفت سے بچے تو ایسے لوگ بامراد ہیں۔"

وما علینا الا البلاغ المبین ○

کلمۃ اللہ خان' لندن

پڑھتا جا ___ شرماتا جا

پچھلے دنوں ایک قادیانی ہفت روزہ پڑھنے کو ملا جس میں کافی باتیں ایسی نظر آئیں جو محل نظر تھیں اس اعتبار سے اس ہفت روزہ سے چند اقتباسات قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں:

مرزا طاہر کی طالبان کے خلاف ہرزہ سرائی:

ایک سوال کے جواب میں مرزا طاہر نے کہا سوال یہ تھا کہ "سرزمین افغانستان آئے دن آفات سماوی کا شکار رہتی ہے کیا یہ صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت کی وجہ سے ہے؟" (یاد رہے کہ عبداللطیف وہ خبیث النفس شخص تھا جو قادیانی مرتد بن گیا تھا جس کی سزا افغانستان میں اس پر جاری کی گئی تھی)

جواب: مرزا طاہر نے کہا کہ "افغان قوم کے کریکٹر اور خون میں غیر اسلامی اعمال موجود تھے منہ سے اسلام کا پیروکار ہونے اور اعمال میں غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے ہی انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو شہید کیا۔ طالبان کو دیکھ لیں غیر اسلامی اطوار ان کے خون میں دوڑ رہے ہیں عورتوں کے ساتھ ان کا سلوک مشاہدہ کرلیں۔ اور عوام کے ساتھ بہیمانہ سلوک دیکھ لیں۔ افغان کا اسلام وہ ہے جو خود غرضی اور ذاتی فائدے پر مشتمل ہے اور یہی ان کی لعنت کا باعث بنا وہ جانتے تھے کہ صاحبزادہ صاحب نیک انسان تھے (جب ہی وہ مرتد ہوگئے تھے۔ ناقل) لیکن کیونکہ انہوں نے افغان اسلام قبول نہ کیا اس لئے انہیں شہید کردیا گیا۔ تمام ظلم جو ان پر کیا گیا وہ ان ملاؤں کے تصور کردہ اسلام کی حفاظت میں تھا اور جب ان پر عذاب آئے پھر بھی انہوں نے اپنے آپ کو نہ بدلا۔" (قادیانی ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن جلد ۵' شمارہ ۱۲۔ ۲۰ مارچ ۱۹۹۸ء)

آج دنیا بھر کے جھوٹے کافر منافق' طالبان کے خلاف بیان بازی کررہے ہیں تو مرزا طاہر کو پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔

سوال: لائبریریا میں جماعت (قادیانی) کے اسکولوں اور احمدیہ ہال کا کیا حال ہے؟

جواب از مرزا طاہر: "وہ منہدم کردیئے گئے ہیں اور اب دوبارہ بنائے جارہے ہیں جہاں جماعت ہے' وہاں جزیرہ سا بن گیا ہے اور نئی تعمیر شروع کردی گئی ہے۔" (حوالہ بالا صفحہ ۱)

قادیانیوں کے آرگن ہفت روزہ الفضل لندن اور اسی طرح ان کے جو بھی جرائد و اخبارات ہوں' ان کے مطالعہ سے قارئین کو یہ یقین ہوجاتا ہے کہ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی جماعت کے سربراہوں اور دیگر قادیانی جماعتی امور کے علاوہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام' حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا سلف صالحین کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے بلکہ اکثر ایسے مضامین شائع کئے جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر ایک مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ **مثلاً** اسی شمارہ کے تیسرے صفحے پر ایک مضمون جس کا عنوان تھا "ذکر حبیب علیہ السلام" میں یہ سمجھا کہ اس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی گئی ہوگی' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "سنو میں اللہ کا حبیب ہوں اور میں فخرا" نہیں کہتا"

مگر یہ دو صفحے کا سارا مضمون مرزا غلام احمد قادیانی دجال کے بارے میں ہے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ)

اسی الفضل کے شمارہ پر مرزا طاہر کا عیدالفطر کا خطبہ شائع ہوا ہے جس میں اس کی تقریر کا آخری حصہ گیمبیا کے حالات پر تبصرہ ہے' مرزا طاہر کہتا ہے کہ:

"میجر بوجنگ نے بھی ہمارے **مبلغین** کو صاف صاف اور ہماری جماعت کے نمائندوں کو صاف صاف کہا ہے کہ ہمارے دل میں ایک ادنیٰ سا بھی پرانا خیال باقی نہیں ہے ہم آپ کے سب ڈاکٹروں' سب اساتذہ' سارے عملے کو دعوت دیتے ہیں کہ واپس آجائیں جو **مبلغین** ہیں وہ بھی آکے کام کریں لیکن ایک چھوٹا سا پیچ اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ بطور اساتذہ واپس آئیں' یہ مجھے منظور نہیں۔" (حوالہ بالا ص ۹)

اس میں مرزا طاہر نے یہ تسلیم کیا ہے:

(۱) گیمبیا میں قادیانی ڈاکٹرز اساتذہ اور **مبلغین** پر پابندی لگائی گئی ہے۔

(۲) اس حکومت گیمبیا کا یہ اعلان کہ اگر وہ واپس آنا چاہتے ہیں تو بطور اپنے پیشے کے واپس آئیں' نہ یہ کہ آکر گیمبیا میں تبلیغ کریں۔

(۳) دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی کوئی قادیانی کسی عہدے پر ہے۔ وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ ضرور اٹھاتا ہے اور اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ ضرور کرتا ہے۔

(۴) دنیا بھر میں قادیانی قائم کردہ اسکول' ہسپتال' ادارے سب قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے ہیں۔

مرزا طاہر کہتے ہیں کہ مجھے یہ پیچ منظور نہیں۔ یعنی ہمیں کھل کھیلنے کا موقع دو ہم ہسپتال اسکولز وغیرہ کی آڑ میں تبلیغ کرتے رہیں اور

بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بناتے رہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ہر قادیانی اور ان کے ہر ادارے پر کڑی نگاہ رکھیں اپنے ملکوں اور ان کے مکینوں کو اس زہر ہلاہل سے بچائیں۔

گرمی میں ایک کوٹ اور سخت سردی میں دو:

اس شمارے میں دوست محمد شاہد کا مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں اس نے ایک قادیانی پیر افتخار احمد (جو مرزا قادیانی کے خطوط کے محرر بھی تھے) کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ:

(مرزا غلام احمد قادیانی) "نیم شلوار کی طرح پاجامہ قمیض واسکٹ اور اوپر گرم کوٹ ہوتا تھا' حضور (مرزا غلام احمد قادیانی) کو برد اطراف کی تکلیف تھی گرمی میں ایک گرم کوٹ؟ اور سردی میں ایک سے زیادہ پہنتے" (حوالہ بالا ص ۱۱ عنوان مضمون خلق محمدی کا پیکر)

کیا خوب مرزا صاحب کی شان بیان کی گئی ہے گرمی کے موسم میں جبکہ پنجاب کی سخت گرمی میں لوگ ململ کے ہلکے کپڑے زیب تن کرتے ہوں گے ان کے درمیان میں مرزا قادیانی کالے رنگ کا بھاری بھرکم کوٹ پہنے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہوں گے اور پھر سردی کے موسم میں تو کیا کہنا۔ دو کوٹ' ہم یہاں لندن میں سخت سردی میں بھی کسی کو دو کوٹ پہنے نہیں دیکھا مگر مرزا صاحب پنجاب میں جب دو کوٹ پہنتے ہوں گے۔ کیا خوب!!!

نہاتے وقت الہام:

یہی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"حضور جبکہ نہانے کی ضرورت ہو تو اس وقت (آپ کو) الہام ہوتا ہے حضور نے فرمایا ہاں ہوتا ہے۔"

قادیانی بددعا:

اس ہفت روزہ کے آخر میں علمائے کرام اور مخلص مسلمانوں کے خلاف ایک بددعا درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔"

ہم اس کے جواب میں یہی کہہ سکتے ہیں جو برتن میں ہوتا ہے وہی ٹپکتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی بددعائیں دیتے گزر گئی' مرزا طاہر آخر اس کا پوتا ہے اس کو بھی بددعا کرنے میں ان سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔ مگر بایں ہمہ علماء مسلمانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔

بقیہ: تاریخی فیصلہ

شریف کی حکومتیں مسلسل بحرانوں کا شکار ہوتی رہیں اور اب پھر بے نظیر بھٹو کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ اس کے علاوہ ہتھوڑا گروپ ملک کو ہلادینے والا گھوٹکی اور سانگی میں ٹرینوں کے حادثات اور ملک میں جگہ جگہ بمباری اور خون میں نہلادینے والی اور نہ ختم ہونے والی خونریزی نے نہ صرف حکومت کو بلکہ مسلمانان پاکستان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ اس صورت حال سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس فتنے کا صحیح حل دین فطرت کے فیصلے کا نفاذ ہے یا کم از کم اس فتنے کو بڑی حد تک غیر موثر اور غیر مسلح کرنے کے لئے قادیانیوں کو ملک کے آئین اور ملکی عدالتوں کے فیصلوں کا پابند کیا جائے۔ اور امور سلطنت سے بالخصوص فوج اور انتظامیہ سے انہیں یکسر علیحدہ کردیا جائے اور ان کی تمام حرکات و سکنات پر بروقت کڑی نظر رکھی جائے۔ نیز ان کی مردم شماری بھی صحیح طریقے پر کروائی جائے تاکہ ان پر نگرانی کرنا ممکن ہوسکے اور بوقت شرارت گرفت میں لانا ممکن ہوسکے۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون : ۷۴۵۵۷۳

AL-ABDULLAH JEWELLERS

العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل

نور محمد قریشی ایڈووکیٹ

ایک صاحب بصیرت شخص کے لئے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی وزنی دلیل موجود ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کی تصدیق کی اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسل انسانی کی جملہ عورتوں پر فضیلت کا اعلان کردیا۔ آخر ہمارے عیسائی دوست اس پر کیوں غور نہیں کرتے' یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ایک ایسی جگہ پیدا ہوئے' پلے بڑھے جو اس دور کے مہذب علاقوں سے کٹا ہوا تھا۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حروف نا آشنا تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی قسم کی رائج الوقت تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کی تصدیق کرتے ہیں اور حضرت مریم علیہاالسلام کی فضیلت کا اعلان کرتے ہیں۔ اب یہ سوال ہر صاحب بصیرت عیسائی کے ذہن میں پیدا ہونا چاہئے کہ اس مسئلہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذریعہ معلومات کیا تھا؟ یہ ذریعہ معلومات سوائے وحی الٰہی کے اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا' ہو سکتا ہے کوئی عیسائی دوست یہ کہہ دے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو سفر کئے تھے ان میں سے کسی سفر کے دوران آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ تعلیم حاصل کرلی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو بھی سفر کئے وہ بسلسلہ کاروبار کئے اگر اس دوران میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی عیسائی پادری سے متاثر ہوئے ہوتے تو یہ بات آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم عصروں سے پوشیدہ نہ رہتی اور مکہ مکرمہ میں جب یہ آیات نازل ہوئی تھیں اسی وقت مشرکین مکہ یہ اعلان کردیتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذریعہ معلومات تو فلاں عیسائی پادری ہے۔ کیونکہ اہل عرب بہت کھرے بے لحاظ اور منہ پھٹ لوگ تھے۔ اس وقت کے اہل عرب کی ان خصوصیات کا ذکر ایک عیسائی دانشور (تھامس کارلائل) درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے:

اس انگریزی عبارت کا اردو ترجمہ اس طرح ہے:

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو کچھ بھی کہا جائے' وہ اپنی ذات میں تلذذ پسند شخص نہیں تھے۔ ہم اگر ان کے بارے میں یہ کہیں کہ وہ گھٹیا اور حیوانی لذات اور عیش و تنعم میں مگن شخص تھے' تو ہم بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوں گے۔ واقعہ اس کے برعکس یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی عیش و عشرت سے منہ موڑے ہوئے تھے۔ ان کے اہل خانہ نے انتہائی عسرت اور بے سروسامانی کی زندگی بسر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک بالعموم جو کی روٹی اور پانی ہوتی تھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بعض اوقات مہینوں چولہا روشن نہ ہوتا تھا۔ آپ کے صحابہ کرام اور سوانح نگار فخر سے اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اپنے جوتوں کی مرمت اور اپنے جبہ پر پیوند لگاتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی اعتبار سے مفلوک الحال لیکن سخت خوش تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اہداف میں قطعاً" دلچسپی نہ تھی جن کے لئے دنیادار اور حیوانی لذات رکھنے والے لوگ جدوجہد کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً" اخلاقی اعتبار سے برے نہیں تھے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں مادی اور دنیاوی چاہت کی بجائے کوئی اعلیٰ وارفع مقصدیت ہی تھی جس کے باعث نظم وضبط سے عاری عرب تیئس سال تک آپ کے شانہ بشانہ سرکفن لڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازحد عزت و تکریم کی۔ عرب انتہائی جھگڑالو اور بات بات پر جنگ کرنے والے لوگ تھے۔ انسانی عظمت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کا حامل کوئی شخص ہی ان پر حکمرانی کرسکتا تھا۔ آپ کا کیا خیال ہے' کیا وہ انہیں صرف رسول سمجھتے تھے؟ نہیں' وہ ہر معرکے میں ان کے ساتھ ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت (لیڈر کے طور پر) بالکل عیاں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے گرد کسی پراسراریت کا ہالہ نہ تھا۔ وہ علی الاعلان اپنے جبہ پر پیوند لگاتے' اپنا جوتا مرمت کرتے اور ساتھیوں کے جلو میں جنگ کرتے' مشورہ کرتے اور انہیں احکامات دیتے تھے۔ انہوں نے یقیناً" شخصی اعتبار سے ان کی حقیقت اور عظمت جان لی ہوگی۔ آپ انہیں جو چاہیں کہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کی بھی اتنی قدرومنزلت اور اطاعت نہیں کی گئی جتنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیوند لگے لباس کے ساتھ (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لگائے) کی گئی تیئس سالہ انتہائی سخت ابتلاء و آزمائش کے پس منظر میں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حقیقی اور واقعی ہیرو نظر آتے ہیں جو ہیرو کی جملہ ضروری صفات سے متصف ہو۔" (تھامس کارلائل)

تھامس کارلائل نے جہاں نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خراج تحسین پیش کیا ہے وہاں اہل عرب کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے؟ ممکن ہے کوئی عیسائی دوست یہ کہہ دے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق عیسائیوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے کی تھی تو یہ وجہ غلط ہے' اس لئے کہ مکہ مکرمہ میں اس وقت عیسائیوں کا وجود تک نہ تھا۔ میں اپنی تائید میں ایک اور عیسائی دانشور کو پیش کرتا ہوں:

اس انگریزی عبارت کا اردو ترجمہ یہ ہے:

"غزہ میں عیسائی تھے اور عیسائی اور یہودی یمن میں بھی تھے' لیکن جہاں تک ہم جانتے ہیں مکہ میں دونوں کا وجود نہیں تھا جہاں قرآن نازل ہوا' بلاشبہ وہاں شرک ہی کا دور دورہ تھا۔"

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ مکہ مکرمہ میں عیسائی موجود نہ تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی دلجوئی کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق میں اور حضرت مریم علیہا السلام کی فضیلت کا اعلان کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی مفاد بھی وابستہ نہیں تھا سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نازل کیا اسے بغیر ستائش کی تمنا اور بغیر کسی مذمت کے خوف کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کردیا۔ اگر اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خاموشی بھی اختیار کرلیتے تو آج ایک ارب مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے معاملہ میں وہی رائے رکھتے جو یہودی رکھتے ہیں۔ عیسائی حضرات اگر آج سر اٹھاکر چل رہے ہیں تو وہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور ایک ارب مسلمانوں کی گواہی کی وجہ سے چل رہے ہیں۔ پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

علامہ احمد میاں حمادی

شعائر اسلام استعمال کرنے پر قادیانیوں کے خلاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

○ شیر گوشت کھاتا ہے اور گائے' بیل' بھینس گھاس کھاتے ہیں' کیوں؟ اس لئے کہ یہ چیز ان کی فطرت میں شامل ہے۔ اب اگر کوئی اس کے الٹ کرنے کی کوشش کرکے شیر کو گھاس اور گائے بھینس کو گوشت کھانے پر مجبور کرے تو اول تو یہ جانور ایسا کریں گے ہی نہیں' اگر کسی طرح ان کو خلاف فطرت غذا کھلائی گئی تو خلاف فطرت ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی خطرے میں پڑجائے گی بالآخر یہ ہلاک ہوجائیں گے۔

○ اسلام کو دین فطرت اس لئے کہا جاتا ہے کہ تمام اسلامی احکام عین فطرت انسانیہ کے مطابق ہیں اور اپنی جگہ پر ٹھوس اور اٹل ہیں' جس طرح کی یہ پہچان ہے کہ اس کی خلاف ورزی پر طبیعتوں میں بگاڑ اور فساد پیدا ہوکر آخر کار تباہی ہوتی ہے اس کو ہر سلیم الفطرت انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔ اس دین فطرت کا ایک حکم یہ بھی ہے کہ آخر الانبیاء سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ اور اسی طرح کے آپ کے بعد مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کو قتل کردیا جائے' ان کو زندہ رہنے کا حق ہی نہیں۔ البتہ مدعی نبوت اور اس کے پیروکار توبہ کریں تو معاف ہے' ورنہ لازمی طور پر قتل کردیئے جائیں گے۔ رہے گستاخان رسول تو وہ لازمی طور پر قتل کردیئے جائیں گے۔ اسی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس دور سے ہمیشہ عمل ہوتا آیا ہے۔ برصغیر ہندو پاک میں اسلام اور امت مسلمہ کے ازلی اور بدترین دشمن انگریز کی حکومت میں انگریز ہی کی سازش پر مرزا غلام قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا' بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور گستاخی کی تمام سابقہ حدیں توڑ دیں' انگریز حکمران کی وجہ سے مرزا ملعون اور اس کے پیروکاروں کو مسلمان قتل نہیں کرسکے جس طرح آج بھی شیطان رشدی اور تسلیمہ نسرین بنگلہ دیشی انہیں کفار حکمرانوں کی گود میں اچھل کود رہے ہیں۔ باوجودیکہ مسلمانوں نے اپنے شدید رد عمل کا اظہار کیا حتیٰ کہ ان بک اسٹالوں پر بھی بمباری کردی' جن پر شیطان رشدی کی کتاب فروخت ہوتی تھی' مگر اس کو قتل نہ کرسکے۔ شیطان رشدی اور تسلیمہ نسرین پر ہی موقوف نہیں خود مرزائیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کو بھی پوری دنیائے اسلام میں کوئی گوشہ عافیت نظر نہ آیا' سوائے اسی گورنمنٹ برطانیہ کے جس کے یہ خود کاشتہ پودے ہیں۔ تقریباً پون صدی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار انگریزی حکومت کے زیر سایہ خوب پھلے پھولے۔ قادیانیوں کی خوش قسمتی یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو شکست کی وجہ سے تمام علماء کرام اور رؤساء مسلمین انگریزوں کے معتوب تھے کئی شہید کئے گئے اور بہت سوں کو جلاوطن کردیا گیا' جو بچے وہ بھی نشانہ پر تھے۔ اور مرزا غلام قادیانی اپنے باپ سمیت انگریزوں کے بچے وفادار اور خیرخواہ' کاسہ لیس تھے۔ ان نامساعد حالات میں اس دور کے علماء کرام اور

سپریم کورٹ آف پاکستان کے تاریخ ساز فیصلے

علامہ اقبال مرحوم نے یہ سوچ کر کہ کافر حکومت میں اگر ان کو قتل نہیں کیا جاسکتا تو کم از کم اسلام کے نام پر کفر کی تبلیغ کو اور حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر توہین رسالت کو ہی روکا جائے۔ اس لئے اس دور کے علماء کرام بشمول علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے بامر مجبوری مرزائیوں کو کافر قرار دینے کا مطالبہ کیا' مگر کافر اور مرزائیوں کی سرپرست انگریز حکومت نے یہ مطالبہ بھی نہیں مانا اس لئے علماء کی اس قسم کی جدوجہد اپنی مسلم برادری کو بچانے کی حد تک محدود رہی تا آنکہ پاکستان قائم ہوا' مگر پاکستان اور مسلمانوں کی بدقسمتی کہ اس کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا اور عنان حکومت ان مسلمانوں کے ہاتھ میں آئی جو راسخ العقیدہ نہ ہونے اور دینی فہم کم رکھنے کی وجہ سے انہیں قتل تو کیا کرتے ان کو غیر مسلم بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اسی مجبوری کے پیش نظر پاکستان بننے کے بعد بھی اسی مطالبہ کو دھرایا گیا کیونکہ جن حکمرانوں نے ظفراللہ قادیانی کو وزیر خارجہ جیسی اہم وزارت سونپی وہ قادیانیوں کو ہرگز ہرگز واجب القتل قرار نہیں دیتے تھے اور ظاہر ہے کہ ان کو کافر قرار دینے کا مطالبہ شریعت محمدی کے مطابق تو تھا نہیں' بلکہ یہ وقت کی مجبوری تھی۔ مگر اس انتہائی سہل فیصلے کو منوانے کے لئے بھی صبر آزما اور مسلسل جدوجہد کرنی پڑی۔ ۵۳ء اور ۷۴ء جیسی تحریکیں چلیں جس کے بعد ان کو کافر قرار دیا گیا' مگر چونکہ یہ فیصلہ اسلامی فیصلے سے ہٹ کر رعایتی فیصلہ تھا' اس لئے مقصد حاصل نہ ہوسکا۔ بلکہ قادیانیوں نے اپنے شیطان مشن کو مزید شدت سے جاری رکھا' پھر ۸۴ء میں تحریک چلی جس کے نتیجہ میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کا قانون بنا کر اگرچہ یہ قانون بھی حصول مقصد کے لئے پوری طرح کارآمد ثابت نہ ہوا' مگر قادیانیوں پر ہلکی پھلکی زد پڑی اس لئے

انہوں نے وفاقی شرعی عدالت سے رجوع کیا مگر وفاقی شرعی عدالت نے بھی اس قانون کو صحیح اور جائز قرار دیا اس سے قبل بھی انہوں نے چاروں صوبائی ہائی کورٹوں سے ۷۴ء کے آئینی فیصلے کے بارے میں رجوع کیا تھا کچھ ہائی کورٹوں نے ان کی اپیل رد کردی اور بعض ہائی کورٹیں قادیانیوں کے تاخیری حربوں کی وجہ سے تاہنوز فیصلہ صادر نہیں فرماسکیں' بالاخر یہی لوگ مذکورہ بالا فیصلوں اور کچھ دیگر فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ میں پہنچے۔

سپریم کورٹ نے بھی حقائق کی بنیاد پر ان کی تمام اپیلیں مسترد کردیں مگر جناب بھی لاتوں کا بھوت باتوں سے بھی مانتا ہے؟ پوری دنیائے اسلام کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے فیصلے کو چند ملاؤں کا فیصلہ کہہ کر رد کردیا۔

قومی اسمبلی اور سینیٹ کے متفقہ فیصلے کو بھی زانیوں اور شرابیوں کا فیصلہ کہہ کر رد کردیا اور معزز وفاقی شرعی عدالت اور سپریم شرعی عدالت کے فیصلے کو نام نہاد شرعی عدالت کہہ کر رد کردیا۔ معزز ہائی کورٹوں اور معزز سپریم کورٹ کے فیصلوں کو بھی یہ کہہ کر رد کردیا کہ عدالتوں کو مذہب کے بارے میں فیصلہ دینے کا کوئی حق نہیں۔ گویا جو یہ کہیں اور کریں وہ تو صحیح باقی سب غلط۔ تو پھر عدالتوں سے رجوع ہی کیوں کیا؟ اس کا کوئی جواب نہیں دیتے مگر اس کا حقیقی اور صحیح جواب یہ ہے کہ یہ فتنہ ان فیصلوں سے حل ہونے کا ہی نہیں تھا اگر ہوتا تو ایسے فتنہ باز واجب القتل قرار نہ دیئے جاتے' بلکہ ان فتنہ بازوں کو بڑھتی ہوئی شرارتوں نے دین فطرت کی حقانیت اور صداقت کو مزید واضح اور سچا ثابت کردیا کہ ملک عزیز کے حالات شروع سے بگڑتے ہی چلے جارہے ہیں۔ بہرحال شہداء تحریک ختم نبوت اور غازیان تحریک ختم نبوت اور ان سے پہلے علماء اسلام کو نیز اراکین قومی اسمبلی اور سینیٹ اور مذکورہ بالا معزز عدالتوں کے جج حضرات کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق اور اپنے علم و بصیرت اور عدل و انصاف کی روشنی میں جو کرسکتے تھے وہ کیا' مگر اس فتنے کا پوری طرح خاتمہ نہ ہوسکا۔ فتنے کا خاتمہ تو صرف اور صرف اسلام یعنی دین فطرت کے فیصلے پر ہی عمل کرنے سے ہوسکتا ہے اور وہ فیصلہ ہے سزائے موت جس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے' حکومت یہ ذمہ داری پوری کرتی ہے یا ہمیشہ کے لئے پوری ملت اسلامیہ اور بالخصوص مسلمانان پاکستان کو تباہ کن بحرانوں کا شکار ہونے دیتی ہے اور آئیں بائیں شائیں کرکے اپنے اور ملک وملت کی تباہی کا سامان مہیا کرتی ہے۔

جس طرح شہید ملت اور ملک کے پہلے وزیر اعظم پہلے شہید ختم نبوت مرحوم لیاقت علی خان کی حکومت پھر مرحوم محمد ایوب اور صدر یحییٰ (سقوط مشرقی پاکستان) اور ملک کے پہلے منتخب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور صدر جنرل ضیاء الحق مرحوم اور ان کے بعد وزیر اعظم محمد خان جونیجو اور بے نظیر بھٹو (پہلی بار) پھر میاں محمد نواز

باقی صفحہ ۱۰ پر

شہدائے ختم نبوت کانفرنس لاہور ۱۰ مارچ ۱۹۵۷ء

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

شہدائے ختم نبوّت کو خراجِ تحسین

یہ تاریخی خطاب حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی نے "شہدائے ختم نبوت کانفرنس" لاہور میں ۱۰ مارچ ۱۹۵۷ء کو کیا جس میں دیوبندی' بریلوی اور اہلحدیث وغیرہ مکاتب فکر کے علمائے کرام نے شرکت کی افادہ عام کے لئے شامل اشاعت کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

یہ کانفرنس اس لئے منعقد ہو رہی ہے کہ آج سے چار سال قبل کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے شہداء کی یادگار منائی جائے

یادگار منانے کا مقصد:

یادگار منانے سے مفہوم یہ ہے کہ جس واقعہ یا جس شخص یا جس پیغام کی ہم یاد منانا چاہتے ہیں' جو ہمیں پسند ہے' اور جس کی ہمارے دل میں قدر ہے۔ اس کی تفصیلات وقت گزرنے سے ہمیں بھول نہ جائیں' اس لئے جن کو وہ تفصیلات یاد ہیں وہ انہیں دہرائیں' ہم ایک مرتبہ پھر یہ دیکھیں کہ جس شے کی ہم یادگار منارہے ہیں وہ ہمیں کیوں محبوب تھی' اس کا کونسا پہلو ہمیں عزیز تھا' مدت گزر جانے کے بعد بھی ہم کیوں اسے بھولنے پر آمادہ نہیں' اس یاد کو تازہ کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ اور جس مقصد کی خاطر وہ شے ہمیں عزیز تھی' بدلے ہوئے حالات میں وہ مقصد کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔

تحریک کیوں شروع ہوئی؟:

فروری ۵۳ء کے آخر میں کراچی اور لاہور سے تحریک تحفظ ختم نبوت نے تین مطالبات کو خواجہ ناظم الدین کی مسلم لیگی وزارت سے منوانے کی خاطر راست اقدام کی تحریک کا آغاز کیا۔ تحریک کی ابتدا ایک مجلس عمل نے کی تھی' جس نے یہ پہلے سے بتادیا تھا کہ تحریک کا مقصد تشدد یا قانون شکنی نہیں' بلکہ اس وزارت کو استعفاء دینے پر مجبور کرنا ہے جو رائے عامہ کے مطالبات کو تسلیم نہیں کرتی' خود اپنی جماعت کے فیصلہ پر بھی عمل نہیں کرتی' اور جس نے سوائے راست اقدام کے اور کوئی راستہ باقی نہیں چھوڑا جس کے ذریعے یہ تین مطالبات منوائے جاسکیں' نہ ہی یہ وزارت ملک کا آئینی حل کرنے پر آمادہ تھی۔ آئین کی عام تکمیل کی صورت میں عام انتخابات کا بھی امکان نہ تھا' جہاں رائے عامہ آئینی طریقے سے اپنے مطالبات پورے کر سکتی۔

اول: سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹادیا جائے' کیونکہ وہ اپنے اس مذہبی عقیدہ کا خود اقرار کرچکے ہیں کہ برطانوی حکومت سے وفاداری ان کے دین و ایمان میں داخل ہے۔ اور جو شخص کسی غیر مملکت کی حکومت سے وفاداری اپنے ایمان میں داخل سمجھتا ہو' وہ پاکستان کی آزاد مملکت میں وزارت خارجہ جیسے اہم عہدے پر متمکن رہنے کا ہرگز اہل نہیں۔

دوم: مطالبہ یہ تھا کہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ ہر مسئلہ میں جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم نہ کرے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں سے کسی کی تفسیر' تعبیر یا تاویل کا سوال پیدا ہو' تو مسلمانوں کی کثرت رائے کے فیصلہ کی پابندی کو اپنے لئے ضروری نہ سمجھے' پاکستان اس لئے حاصل کیا گیا ہے کہ یہاں اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی خاطر ایک وطن قائم کیا جائے' لہٰذا جو لوگ پاکستان میں رہنا چاہیں لیکن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو کسی مسئلہ میں آخری حجت تسلیم نہ کریں یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی تاویل میں مسلمانوں کی کثرت رائے کی پابندی قبول نہ کریں' انہیں آئین پاکستان کے ماتحت اقلیت قرار دینا چاہئے۔

سوم: مطالبہ یہ تھا کہ پاکستان بن جانے کے بعد یہاں سب سے بڑا مسئلہ حکومت کو اسلامی تعلیمات کے ماتحت لانے کا ہے۔ حکومت صرف وزارت کا نام نہیں بلکہ اس میں سرکاری ملازمین کو بھی بڑا دخل ہے۔ لہٰذا جب تک پاکستان میں سرکاری محکموں کی کلیدی آسامیاں پر صرف ایسے سرکاری ملازمین کو مقرر نہیں کیا جاتا جو ہر مسئلہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی تاویل میں مسلمانوں کی کثرت رائے کے فیصلے کی پابندی ایمانی اور منصبی فرض سمجھیں۔ تب تک پاکستان کو اسلامی مملکت نہیں بنایا جاسکتا۔

یہ وزارت اور یہ ایوان بعض سرکاری افسروں کے ساتھ مل جل کر من مانی رنگ رلیاں مناتے تھے۔ لہٰذا جب تک تحفظ ختم

نبوت نے راست اقدام کا آغاز کیا تو ان ارباب اقتدار نے نہ عوام کے مطالبات مانے' نہ راست اقدام کرنے والوں کی پرامن عوامی گرفتاریاں قبول کیں' بلکہ پہلے ان پر لاٹھی چلائی' پھر گولیاں چلائیں' اور آخر میں فوج کو دھاوا بولنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد ملک میں ارباب غرض نے ایک ایسی صورت پیدا کردی کہ ختم نبوت کا نام لینا قانون شکنی کے ہم معنی قرار پایا۔ عام مجرموں کو ارتکاب جرم سے پہلے ارادہ جرم کی سزا نہیں دی جاتی۔ لیکن ختم نبوت کا عقیدہ بیان کرنا بھی کچھ مدت تک جرم قرار پاگیا تھا۔ جب ملک کے قانون نے پورا ساتھ نہ دیا تو سیفٹی ایکٹ سے کام لیا گیا جو غداران وطن کے خلاف استعمال کرنے کی خاطر بنایا گیا تھا' جب سیفٹی ایکٹ سے بھی تسلی نہ ہوئی تو بنگال ریگولیشن سے کام لیا گیا۔ جب اس سے بھی دل ٹھنڈا نہ ہوا تو جو مجلس دستور ساز سات سال میں ملک کا دستور نہ بنا سکی تھی۔ اس نے سات گھنٹے کے اندر ایک انڈمنٹی ایکٹ منظور کرلیا۔ جس کا سادے الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ حاکم وقت جس کو چاہے ختم نبوت کا نام لینے کے جرم میں جیل کے اندر ڈال دے' پھانسی کے تختے پر لٹکادے' جائیداد قرق کرے' جو فریاد کرے اس کو بھی شریک جرم قرار دے کر جو چاہے سزا دے۔

ظاہر ہے کہ اس سختی اور جبر سے دہشت پھیلی' جن کے دل میں دہشت نے اثر نہ کیا ان کے سامنے یہ سوال تھا کہ جب ارباب اقتدار فوج کشی پر آمادہ ہوگئے ہیں' تو ان کا مقابلہ کرنے سے ملک کے اندر خانہ جنگی پیدا نہ ہوجائے۔ جو پاکستان ہم نے لاکھوں قربانیوں سے حاصل کیا ہے' اس کا استحکام اور سالمیت خطرے میں نہ پڑجائے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا رقبے اور آبادی کے لحاظ سے پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ وہ گوارا ہے جس میں پرورش پانے والے انشاء اللہ العزیز ایک دن دنیا کے اندر اسلامی نظام قائم کرکے ہی دم لیں گے۔ اس لئے عارضی طور پر یہاں ختم نبوت کی تحریک کو کچلنے والے ارباب اقتدار سے بھی کھلا تصادم ہمارے مقاصد کے لئے مفید نہ تھا۔ جس قانون کو ہم نے غلط سمجھا اس کا مقابلہ بھی ہم نے قانون کی حد سے آگے بڑھ کر نہ کیا۔ کیونکہ ہم اپنی تلواریں ان دشمنوں کے لئے بچاکر رکھنا چاہتے ہیں جو صرف ہماری گردنیں ہی نہیں کاٹنا چاہتے بلکہ ہمارے وطن کو بھی ختم کردینے کے عزائم رکھتے ہیں۔

قربانی دینے والوں کا صبر کام آیا' پہلے صوبے کی وہ وزارت ختم ہوئی جس نے تحریک ختم نبوت کو مکر اور تشدد سے ختم کرنا چاہا تھا۔ پھر وہ مرکزی وزارت ختم ہوئی جس نے اقتدار کے زعم میں ختم نبوت سے سرکشی کی تھی۔ پھر وہ مجلس دستور ساز ختم ہوئی جس نے انڈمنٹی ایکٹ جیسے قانون بناکر تحریک ختم نبوت کو خلاف قانون بنانا چاہا تھا۔ تب وہ آئین بھی ختم ہوگیا' جس نے اس قسم کی مجلس دستور ساز کو آٹھ سال تک ہمارے سروں پر مسلط کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر بعض ظالموں کو دوسرے ظالموں سے ٹکراکر ان کا فتنہ دور نہ کردیتا تو خدا کا نام لینے والے درویشوں کی خانقاہیں اور معابد اور مسجدیں ویران ہوجاتیں' اور کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہتا۔

حاجت:

میں نے اسی تقریر کے آغاز میں جن آیات کریمہ کی تلاوت کی تھی' ان میں بھی اس نکتے کی وضاحت ہے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ کہتے ہیں وہ خود زندگی اور موت کی حقیقت سے جاہل ہیں۔ اگر یہ دنیا کی زندگی ہی اصل زندگی ہے تو پھر اعتراض کرنے والو! تم خود کیوں آخر کار اپنے آپ کو موت سے نہیں بچالیتے موت یہ ہے کہ جس میں تم دنیا کے قیام کے دوران گرفتار ہو' اور زندگی وہ ہمیشہ رہنے والی حالت ہے' جو اس دنیاوی موت سے چھٹکارا پانے کے بعد تمہیں حاصل ہوگی اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کو مردہ نہ کہو' بلکہ یہ تو وہ لوگ ہیں' جنہوں نے اپنے رب کے پاس زندگی حاصل کرلی' وہاں وہ کھاتے پیتے بھی ہیں اور اللہ کا فضل پانے کی خوشی سے بھی مسرور ہیں۔ اپنے سے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی اپنے جیسی زندگی کی بشارت دیتے ہیں' ان کی زندگی میں نہ خوف ہے نہ غم' وہ یہ بشارت دیتے ہیں کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اللہ کا فضل اور اس کی نعمتیں حاصل کرنے کی راہ کھلی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو چوٹ کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہتے ہیں۔ جب انہیں دشمنوں کے غلبے سے بددل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ان کی قوت ایمانی میں اور اضافہ ہوتا ہے' وہ کہتے ہیں اللہ بہترین مددگار اور بہترین کارساز ہے' یہ لوگ اللہ کے فضل سے لدے پھدے واپس آتے ہیں' بیشک اللہ بڑا صاحب فضل ہے۔

تحریک ختم نبوت ایک سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ تھی:

شہدائے ختم نبوت کی ابھی تک تعداد معین نہیں ہوسکی۔ مغربی پاکستان کے مختلف شہروں' قریوں اور دیہات میں جو دور ابتلاء آیا' اس کی تفصیل بھی یک جا قلمبند نہیں ہوئی۔ (اب الحمدللہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے نام سے مجلس نے تفصیلات شائع کردی ہیں)

کیا وجہ ہے کہ تحریک ختم نبوت سے پہلے ملک میں اس جور و استبداد سے نجات دلانے کے لئے کوئی عوامی تحریک نہ اٹھی؟ یہ ٹھیک ہے کہ بظاہر گورنر جنرل نے اس دستور سے نجات

دلائی۔ لیکن گورنر جنرل کے اس اقدام کے لئے سازگار صورتحال کس تحریک نے پیدا کی؟ اگر گورنر جنرل ہی اس اصلاحی قدم کے محرک اولی تھے' تو وہ کیا قوت تھی جس نے گورنر جنرل کی مطلق العنانی کے دور کو استقامت حاصل نہ کرنے دی۔ شاید کہا جائے کہ یہ ملک کی رائے عامہ تھی' یا دانشور طبقہ کا جمہوری شعور تھا جس نے یہ کارنامے انجام دیئے۔ لیکن میں اس صورتحال میں یہ دوسرا سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیا مضراب تھی جس نے ملکی رائے عامہ اور دانشور طبقہ کی رگوں میں چھ سال سے منجمد خون کو پھر زندگی کی گردش سے حرارت عطا کی' بلاشبہ یہ شہدائے ختم نبوت کے گرم خون کی تپش تھی جس نے اس جمود و تعطل کو دور کیا۔

ہماری قومیت کا بنیاد عشق ناموس رسولؐ ہے:

اب ذرا ایک لمحہ کے لئے غور کرو کہ یہ سارے رشتے اور یہ سارے بندھن کس کے واسطے سے قائم ہیں؟ کیا یہ ہمارا پیارا اور آخری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں' جس نے ہمیں سکھایا ہے کہ اس کائنات کا ایک رب بھی ہے' اور کیا اس نے ہمیں آگاہ نہیں کیا کہ قرآن اس برتر اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے' اور یہ قرآن نہیں جس کے بتائے ہوئے دستور سے خاندان قائم رہتے ہیں۔ ان نکات کو فلسفیانہ موشگافیاں نہ سمجھو۔ ذرا سوچو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بیچ سے اٹھ جائے تو وہ کیا حد ہوگی' وہ کونسی دیوار ہوگی جو تمہیں پٹیل تارا سنگھ یا نہرو سے جدا رکھے گی۔ اور اگر تمہیں نہ ہوگے' تو پاکستان کہاں ہوگا' اور اگر پاکستان نہ ہوگا' تو یہ حکومت کہاں ہوگی' اور قومی غیرت کس شے کا نام ہوگا؟ پھر اگر یہ موٹی بات ہے کہ ان سب رشتوں اور ان تمام وابستگیوں کی جڑ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو جو طاقت تمہیں اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا کرتی ہے' وہ کیا تمہارے ماں' باپ' بہن' بھائی' تمہاری جائیداد اور تمہاری زندگی کی ہر اس خوشی سے تمہیں محروم نہیں کرنا چاہتی۔ جس سے تمہاری دنیاوی زندگی کے یہ سارے بھی قائم ہیں۔ ایسی شیطانی قوت سے جو تمہیں تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیگانہ کرنے کے لئے کوشاں تھی' بچانے کی خاطر نوجوانوں نے اپنا شباب قربان کردیا۔ جن بوڑھوں نے بڑھاپے میں جواں ہمتی دکھائی' اور جن بچوں نے لڑکپن میں پیرانہ سالی کی دور اندیشی کا ثبوت دیا۔ کیا ان تمام شہداء کے متعلق یہ کہنا کسی قسم کا مبالغہ ہوگا کہ ان کی ہمت کے بغیر ہم تم دنیا کی ہر نعمت سے بھی محروم ہوجاتے؟

پاکستان کی سالمیت ختم نبوت کے اعتقاد سے وابستہ ہے:

(ا) پہلا مسئلہ پاکستان کی سیاسی ہیئت تشکیل قائم رکھنے اور نشوونما دینے کا تھا۔ میں منصب شہادت کے متعلق قرآنی آیات نقل کرتے وقت آپ کو توجہ دلاچکا ہوں کہ ملت ابراہیمی علیہ السلام دنیا میں ایک انوکھی قومیت کی ابتداء تھی۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی ملت ابراہیمی علیہ السلام کے احیاء کا نام ہے' اس ملت کی خصوصیت یہ ہے کہ برخلاف دنیا کی دوسری تمام قوموں کے یہ ملت محض ان افراد کی حفاظت اور بہبود کی خاطر قائم نہیں جو اس کے اندر شامل ہیں بلکہ یہ ملت اپنے آپ کو کائنات کی تمام مخلوقات اور دنیا کی تمام دیگر اقوام کی صحیح رہبری کے لئے بھی جوابدہ تصور کرتی ہے۔ اس ملت کی اپنی کوئی نسل نہیں۔ اس میں ہر دوسری نسل کے افراد کے لئے شامل ہونے کا راستہ ہمیشہ کھلا ہے۔ لیکن یہ ملت دنیا میں انسانیت کی ایک نئی نسل پیدا کرنا چاہتی ہے جس کی نسلی خصوصیات سنت ابراہیمی علیہ السلام کی تقلید ہے۔ بیسویں صدی میں پاکستان کا قیام ایک عجوبہ تسلیم کیا گیا۔ اس لئے کہ پاکستان کے دو منطقوں میں نہ جغرافیائی یکسانیت ہے نہ زبان مشترک ہے' نہ پٹ سن اور روئی کی کاشت اور فروخت یکساں ہو اور اقتصادی اصولوں کی پابند ہے صرف دین کا رشتہ ہے جس کی بنا پر ملک قائم ہوا اور قائم رہ سکتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے وضاحت کرچکا ہوں دین کے عام فہم معنی سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آخری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو زندگی کے ہر مسئلے میں آخری حجت مانا جائے اور ہر زمانے میں جن لوگوں نے اس نبی کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا ہے۔ ان کی کارگزاری کی روشنی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا مفہوم سمجھا جائے۔ جسے فقہاء کی اصطلاح میں سنت سلف صالحین کہا گیا ہے' یہی وجہ ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں بھی قرآن و سنت کو سارے آئین کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے۔ ان حالات میں پاکستان کی سالمیت برقرار رکھنے کی خاطر پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس نبی پر نازل ہونے والی کتاب اور کس نبی کی سنت آئین کا سرچشمہ ہے۔

ختم نبوت کے بغیر دو قومی نظریہ باقی رہے گا نہ ایک پاکستانی قوم:

گویا ختم نبوت صرف فقہ اور عقائد کا مسئلہ نہیں' یہ پاکستان کے آئین اور قانون کا مسئلہ ہے یہ مشرقی پاکستان' کشمیر' سرحد' بلوچستان' پنجاب اور سندھ کو ایک دوسرے سے پیوست کرنے یا ایک دوسرے سے اکھاڑ کر ریزہ ریزہ کردینے کا مسئلہ ہے۔ صرف یہی نہیں کہ پاکستان کو بھارت سے جدا کرنے یا بھارت کے ساتھ واپس ملحق کردینے کا مسئلہ ہے۔ صرف یہی نہیں یہ ہر پاکستانی خاندان کے اندر نسب اور صلہ رحمی کے رشتے قائم رکھنے یا منقطع کردینے کا مسئلہ

ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان کے کسی مسلمان کی شخصیت کو قائم رکھنے یا ایک دیوانے کے خواب کی طرح۔ اس کی شخصیت کے مختلف اجزاء کو ایک دوسرے سے برسرپیکار کرکے۔ اس کی اخلاقی اور ذہنی موت وارد کردینے یا توحید سے اس کو بامعنی بنادینے کا مسئلہ ہے۔

اتحاد عالم اسلام میں مسئلہ ختم نبوت کے تصفیہ کا منتظر ہے:

کیا اس الجھن کا کوئی حل سوائے اس کے ہوسکتا ہے کہ مسلمان ممالک سے پاکستان کے تعلقات صرف بادشاہوں، رئیسوں اور رقاصوں کے تبادلے تک محدود نہ رہیں۔ بلکہ مسلمان عوام ایک دوسرے کے حالات اور مسائل سے آگاہ ہوں، لیکن جب ہمارے خارجہ تعلقات کی بنیاد یہ ہو تو کیا ختم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کے سوا کوئی اور وسیلہ بھی ایسا ہے جو نعت کی موسیقی، مسجد کی عبادات اور قرآن کی زبان کی مانند مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے مسلمانوں کو ایک کرسکے۔

یہ تین مسائل ایسے تھے جو سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹائے بغیر حل نہ ہوسکتے تھے۔ کیونکہ وہ بیرونی ممالک میں آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پرچار قادیان کے نبی کی تعلیمات کا کیا کرتے تھے۔ نہ ہی ملک میں اس وقت تک سیاسی استحکام پیدا ہوسکتا تھا، جب تک حکومت کے اندر ایک دوسری حکومت قائم کرنے والے نظام کا خاتمہ نہ کردیا جاتا جس کی جداگانہ پولیس، جداگانہ عدالتیں، جداگانہ خزانہ اور جداگانہ بیرونی سفارتیں قائم ہوچکی تھیں۔ غضب یہ ہے کہ اس خانہ ساز حکومت کا پاکستان کی حکومت کے محکموں سے براہ راست ربط قائم ہوچکا تھا۔ خود فوج بھی اس مداخلت کا نشانہ بنائے جانے سے محفوظ نہ تھی۔ جو کام ملکی حکام کے اشارے سے نہ ہوسکتا تھا۔ وہ خلیفہ ربوہ کی سفارش سے ہوسکتا تھا۔

راست اقدام کے متعلق غلط فہمیاں:

یہ سیاسی اقتصادی اور بین الاقوامی وجوہات تھیں جن کی بنا پر تحریک تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۵۳ء میں راست اقدام کا آغاز کیا۔ راست اقدام کے مفہوم کے متعلق غلط فہمی پھیلانے کی ایسی منظم کوشش کی گئی کہ خود تحریک کے سادہ لوح بھی اس کا مفہوم بھول چکے ہیں۔ یا کم از کم اس کے متعلق الجھاؤ محسوس کرتے ہیں، ہم جن شہدائے کی یادگار منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں اگرچہ ان کا جذبہ قربانی ان روحانی اور دینی مقاصد سے متعلق تھا جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں لیکن ان کی اس قربانی کے سیاسی، اقتصادی اور بین الاقوامی نتائج بھی اس قدر اہم ہیں کہ ان کی جدوجہد کے مادی اسباب کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ راست اقدام کے مفہوم کو سمجھنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ تحریک کو آئندہ چلانے کے لئے اس کی گزشتہ تاریخ سے واقف ہونا از بس ضروری ہے۔ میں بیان کرچکا ہوں کہ بحالات موجودہ راست اقدام کی ضرورت نہیں لیکن ۱۹۵۳ء میں جو راست اقدام کیا گیا تھا اس کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا اور حقیقت حال کو معلوم کرنا تحریک تحفظ ختم نبوت کے آئندہ پروگرام کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

سابقہ معروضات کا لب لباب:

ہم شہدائے ختم نبوت کی یادگار منانے کے لئے اس کانفرنس میں جمع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک میں نے آپ کو بتایا ہے کہ یہ یادگار آج سے چار برس پہلے اس پیمانے پر کیوں نہ منائی جاسکی۔ وہ کیا مطالبات تھے جن کی خاطر ان شہیدوں نے جانیں دیں، وہ مطالبات کیوں پیش کئے گئے تھے، جنہوں نے ان مطالبات کو نامنظور کیا اور بزعم خود شہداء کو نیست و نابود کردیا۔ آج وہ خود اور ان کی سیاسی جماعتیں اور ان کا اقتدار اور وہ تمام ادارے جن کی بنا پر وہ ظلم و ستم کرتے تھے نیست و نابود ہوچکے ہیں۔

اس مرحلے میں اپنی گزارشات ختم کرنے سے پہلے دو مزید موضوعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، اول یہ کہ کیا ہم صرف شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے پر اکتفا کریں گے، اور ان کے ورثا کی دستگیری کا کوئی اہتمام نہ کریں گے، کیا ہماری یہ کانفرنس صرف ایک کانفرنس تک محدود رہے گی؟ اور ہم شہداء کی یادگار کے لئے کوئی ٹھوس آثار کھڑے نہ کریں گے؟ دوسرے یہ کہ یادگار تو ہم نے منائی جس کی یادگار منائی تھی چرچا بھی ہم نے کردیا۔ لیکن کیا ہم ان قابل یادگار ہستیوں کی زندگی سے خود کوئی سبق حاصل نہ کریں گے۔

نوجوانوں کو دعوت عمل:

الف : میرا پہلا خطاب نوجوانوں اور طالب علموں سے ہے، یہ وہ لوگ ہیں، جن کے لئے زندگی کے امکانات ختم نہیں ہوئے، نہ ان کی عادات میں ٹھہراؤ پیدا ہوچکا ہے، بلکہ وہ مستقبل کے منتظر ہیں۔

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل:

ب : میرے دوسرے مخاطب علماء ائمہ مساجد اور مشائخ ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جن سے تخت حکومت چھن جاتا ہے وہ تو اس امید پر صابر ہوکر گوشہ نشین ہوجایا کرتے ہیں کہ حجرے اور بوریئے پر قناعت کرکے گزارہ کرلیں گے۔ لیکن تم سے تو مصلیٰ اور منبر اور حجرۂ مسجد چھینا جارہا ہے۔ یہاں سے نکل کر کہاں گزارہ کرو گے؟ بادشاہوں سے تو بیزاری اختیار کی جاسکتی ہے لیکن تحریک تحفظ ختم نبوت سے روگردانی کی

تو صرف اس دنیا میں تم پر آوازے نہ کسے جائیں گے کہ دیکھو قوم کے نونہالوں کے خون کی قربانی دے کر یہ لوگ جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نائب ہونے کا دعویٰ کیا کرتے تھے اب ناموس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے فرض سے بھی غافل ہوگئے ہیں۔ بلکہ جب اس روز کا سامنا ہوگا جس سے کسی کو مفر نہیں تو بتاؤ شافع محشر کو جاکر کیا جواب دو گے؟ تم اس لئے بددل ہوگئے کہ تمہاری داڑھیوں کی بے حرمتی کی گئی تھی یا جیل میں تم سے وہ سلوک نہ ہوا تھا جس کے تم مستحق تھے' لیکن ان دین کی محبت رکھنے والو! اگر علم دین سے تمہارے جتنا حصہ نہ پانے والوں کا بھی خیال تو کرو' جنہوں نے گردنیں کٹادیں' اپنے سلف سے سبق حاصل کرو اپنے مقام کو پہچانو' آپ وہ لوگ ہو جو وقت سے منہ موڑا نہیں کرتے بلکہ وقت کے دھارے کا رخ پھیر دیا کرتے ہیں۔ اگر تدبیر میں کوئی غلطی رہ گئی تھی تو اس کی تصحیح کرلیجئے۔ اور نیت میں ہی کچھ کمی تھی تب بھی وقت باقی ہے اس کمی کو بھی پورا کرلیجئے۔

چھوٹے سرکاری ملازم' کلرک اور غریب تاجر توجہ کریں!

ج : تیسرے درجہ پر میرے مخاطب متوسط تجارتی طبقے اور ادنیٰ سرکاری ملازمت پیشہ افراد ہیں' ممکن ہے یہ طبقہ جیالے پن اور دلیری میں عوام سے کچھ پیچھے ہوں' لیکن بہرصورت وہ اپنے خاندانوں میں شرافت کا کچھ معیار باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ حرام و حلال کی تمیز سے بالکل بے بہرہ نہیں۔ عاقبت کا خوف انہیں ہروقت نہیں تو کبھی کبھار آہی جاتا ہے' میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جن کو خدا نے دنیا سے زیادہ حصہ دے دیا ہے' وہ تو شاید اس لئے تحفظ ختم نبوت سے غافل ہیں کہ ان کو زندگی کے دوسرے نشے میسر ہیں' لیکن جس نے شراب کبھی نہیں پی' خنزیر بھی نہیں کھایا اور بدکاری بھی نہیں کی آخر وہ ایسا کرنے والوں کو خالی دیکھ کر ذہنی تصورات میں ہی ایسا کیوں الجھ گیا ہے کہ نہ حلال میں اپنے جائز حصہ کی فکر ہے اور نہ حرام کی سزا سے اپنے آپ کو بچانے کا خیال۔ ذرا تو غور کرو کہ یہ تہذیب اور یہ تعلیم جو ہمارے اندر نفوذ کررہی ہے آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ یہی نہ کہ کتے کی طرح حکم مانو' اور دسترخوان سے بچی کچی ہڈیاں کھاکر پیٹ موٹا کرلو۔ پھر ریچھ کی طرح رقص کرو اور بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے کے تکے نوچو' فرصت ملے تو گدھ کی طرح مردار کھاکر اپنے تودۂ غلاظت پر خود ہی بیٹھے اونگھتے رہو۔

ان تمام آلودگیوں سے نجات دلا کر تمہاری جائز توقعات کو پورا کرنے' تمہاری خاندانی شرافت کو بچانے اور جن چیزوں کی تم قدر کرتے ہو ان کو محفوظ رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب کی خصیت کو فراموش نہ کرو' جس کی تعلیم کے بغیر تمہاری اس دنیا اور اس دنیا کی زندگی کو سنوارنے کا اور کوئی راستہ نہیں۔

جمہور کی اسلامی تربیت اور بیداری:

اگر یہ تینوں طبقات میری معروضات پر کان دھریں تو میں کہتا ہوں جس کے پاس فرصت ہے لیکن استطاعت نہیں وہ اپنے کچھ اوقات تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردے' جس کے پاس استطاعت ہے لیکن فرصت نہیں وہ اپنی استطاعت سے ان کا ہاتھ بٹائے جو اپنے اوقات فراغت کو اس نیک کام پر صرف کرنے کے خواہشمند ہیں۔ جس کے پاس اہلیت اور صلاحیت کار ہے لیکن فرصت اور استطاعت دونوں نہیں وہ ان دونوں کو صحیح راستے پر چلنے کے لئے صائب مشورے دے۔

اس طرح ہر پاکستانی اپنی ضروریات کو کچھ کم کرکے اپنی استطاعت کا ایک حصہ تحریک کے لئے وقف کردے۔ آخر رمضان میں روزے بھی رکھتے ہو۔ ایک دن ایک وقت کا کھانا کھاؤ' جو سینما اور اس قسم کی دوسری لغو تفریحات میں اپنے اوقات اور اپنی استطاعت دونوں ضائع کرتے ہیں وہ مہینے کے کچھ روز اپنی وافر آمدن تحریک کے لئے وقف کردیں' یہ پس انداز پونجی خود اپنے ہی پاس علیحدہ رکھو۔ تم ہی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منت سمجھ کر خود ہی اس کے امانتدار بن جاؤ' پھر ہر ہفتے میں ایک یا دو روز اس کام کے لئے وقف کردو' جو لاہور سے باہر نہیں جاسکتے وہ کسی ایسے محلے میں جائیں جہاں ان کی واقفیت ہے' جو باہر جاسکتے ہیں وہ کسی ایسے شہر یا قصبے میں جائیں جہاں ان کی شناسائی ہے' اور جو صاحب ہمت اور اپنے اندر یہ اہلیت محسوس کریں وہ دور افتادہ دیہات میں پہنچیں۔ تحفظ ختم نبوت کیوں ضروری ہے اور اس کے لئے کیا عمل سب پر فرض ہے یہ مسئلہ خود آپ پر پوری طرح واضح نہیں تو میں نے ابھی آپ کے سامنے جو معروضات پیش کی ہیں وہ آپ کو ایک پمفلٹ کی شکل میں تحریک تحفظ ختم نبوت لاہور کے دفتر کی معرفت مل سکتی ہیں۔ انہیں کو پڑھ لیجئے۔ جس حصہ کو آپ پسند نہ کریں اسے قلمزن کردیجئے۔ آپ کو جو بہتر تجویز سوجھے اسے خود لکھ لیجئے' بہرحال اس پیغام کو ایک ایک پاکستانی گھرانے کے ایک ایک بچے' بوڑھے اور مستورات تک پہنچادیجئے۔ خواتین گھروں کے اندر رہ کر خود اپنے خاندان کے افراد کو تلقین کریں۔ عورتیں جب چاہتی ہیں تو رشتے داروں کے پرانے جھگڑے مٹادینے میں کامیاب ہوجاتی ہیں' کیونکہ وہ اپنے شوہروں اور اپنے بھائیوں کو اپنی منت سماجت سے ہمیشہ قائل کرسکتی ہیں اور جب اس کے الٹ چاہیں تو دوستوں کے اندر پھوٹ بھی ڈالوادیتی ہیں' ان کے لئے بھی توشہ آخرت یہی ہے کہ کسی مرد کو

اس وقت تک کھانے، سونے اور آرام سے بیٹھنے کی مہلت نہ دیں، جب تک کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی نہ کسی ذمہ داری کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے۔

ایک انقلاب کروٹ لے رہا ہے:

جب ساری قوم اس ایک عزم سے سرشار ہو کر اٹھے گی تو حالات بدل جائیں گے، فضا بدل جائے گی، سیاسیات کا رخ بدل جائے گا، تمہاری قسمت اور تمہاری بے چارگی بھی بدل جائے گی۔ تمہیں ان لیڈروں سے نجات مل جائے گی جو تحفظ ختم نبوت کی نسبت اپنی نفس پروری ضروری سمجھتے ہیں، کیا وجہ ہے کہ ہم ان جھوٹے رہنماؤں کو چھوڑ کر اس کی پیروی نہ کریں جو دونوں جہانوں کا بادشاہ ہونے کے باوجود ایک کالی کملی پر گزارہ کرتا تھا ایک کھجور کے بوریئے پر سوتا تھا، کبھی دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتا تھا قوم کو یہ سبق دیتا تھا کہ میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔ غلطی سے کسی مسکین کو کوڑا لگ جائے تو اپنی پیٹھ ننگی کر کے اس کے سامنے عاجزی سے کھڑا ہو جاتا تھا کہ بھائی امتی ہو تو کیا ہے، مجھ سے تمہیں تکلیف پہنچی اپنا بدلہ لے لو۔

پوری قوم ایک عزم سے سرشار ہو کر اٹھے تو حالات بدل جائیں گے

ختم نبوت ایک نئی دینی اور دنیاوی زندگی کا پیغام ہے:

اگر تمہاری نگاہیں ان رموز و اسرار کو نہیں پہنچ سکتیں جو معراج میں پوشیدہ تھے۔ اگر تم ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کی طرح سے اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے آگاہ نہیں ہو سکتے تو کم از کم اتنا تو دیکھ سکتے ہو کہ وہ کیمونزم جس کا اسٹالن غریبوں کے نام پر امیریاں کرنے لگ گیا تھا، اور وہ امریکہ اور برطانیہ اور فرانس کی جمہوریتیں جو الجزائر اور فلسطین کے مظلوموں کو گولیوں سے حریت کا سبق دیتی ہیں اور مسلمان ممالک میں وطن پرستی کی تحریکوں کے وہ باوجود اپنے مفاد کی خاطر قومی مفاد کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ تمہیں تمہاری زندگی بہتر بنانے، ترقی کرنے اور تمہارے دکھوں اور تکالیف سے نجات دلانے کی خاطر وہ مثال مہیا نہیں کر سکتے جو کہ تمہارا اپنا آقا اور مولا مہیا کر سکتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ والتابعین وتبع التابعین وسلف الصالحین وبارک وسلم علیہم اجمعین

جبار کارپیٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپیٹ ☆ مون لائٹ ☆ پاک پنجاب کارپیٹ
☆ یونائیٹڈ کارپیٹ ☆ وینس کارپیٹ ☆ اولمپیا کارپیٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایو نیوز حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone: 6646888-6647655
Fax : 092-21-521503

ڈاکٹر فدا حسین ‘پشاور

چین میں اسلام کی پہلی کرن

دو مسلمان سیاح سلیمان اور ابو زید صرافی ۲۱۷ھ میں چین گئے تھے۔ سب سے پہلے انہی دونوں نے چین میں مسلمانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے بعد کئی غیر مسلم سیاح چین گئے لیکن انہوں نے چین کے مسلمانوں کا سرسری سا ذکر کیا ہے۔ یورپین سیاحوں میں سے پہلے مارکو پولو تیرہویں صدی عیسوی میں چین پہنچا تھا۔ اس نے اپنے سفرنامہ میں چین کے ان مسلمانوں کا ذکر کیا ہے جن سے وہ صوبہ کاسان‘ زیاتان اور شہر ننجو میں ملا تھا۔ چودھویں صدی عیسوی میں مشہور مسلمان سیاح ابن بطوطہ چین پہنچا۔ وہ چین کے مختلف شہروں فیجنفو‘ ہنسا‘ بیوم اور تھنلو میں مسلمانوں سے ملا اور ان کے حالات تفصیل سے لکھے۔ مسلمان سیاحوں سلیمان‘ ابوزید صرافی اور ابن بطوطہ نے اپنے سفرناموں میں لکھا ہے کہ جہاں جہاں مسلمان آباد تھے وہاں وہ اپنے مذہبی فرائض آزادی سے بجالاتے تھے۔ مسجدوں میں اذان دی جاتی تھی اور باجماعت نماز پڑھی جاتی تھی اور وہ اپنے معاملات قرآن و سنت کے مطابق طے کرتے تھے۔ مسلمان سیاحوں کے سفرناموں کے مطابق چین کی ایک بہت بڑی تجارتی منڈی کانفو میں بہت سے مسلمان آباد تھے۔ چین کے شہنشاہ نے ان کے لئے کانفو میں ایک مسلمان قاضی مقرر کر رکھا تھا جو وہاں کے مسلمانوں کو جمعہ اور عیدین کی نمازیں پڑھاتا اور خطبہ دیا کرتا تھا۔ خطبہ کے آخر میں مسلمانوں کے سلطان کے لئے بھی دعا کرتا تھا۔ چین کا شہنشاہ عراق کے سلطان کو دنیا کا سب سے بڑا سلطان مانتا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو مکمل مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور مسلمان سیاحوں کی معقول طور پر خاطر مدارت کرتا تھا۔ مسلمان سیاحوں سلیمان اور ابو زید صرافی کے سفرناموں کا ۱۹۲۲ء میں انگریزی میں ترجمہ لندن سے چھپ چکا ہے۔

یوں تو عرب تاجر اسلام سے پہلے تجارت کے لئے بحری راستہ سے چین آتے رہتے تھے اور چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں یہ تجارت بہت زوروں پر تھی۔ لیکن چین میں پہلا مسلمان کب آیا؟ اس کے متعلق کئی روایتیں ملتی ہیں۔ موسیو دی ترسان چین میں فرانس کے کونسلر جنرل اور سفیر کی حیثیت سے لمبے عرصے تک متعین رہے۔ انہوں نے ایک ضخیم کتاب دو جلدوں میں لکھی ہے جس میں ان تمام روایات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ موسیو دی ترسان کی تحقیق کے مطابق پہلا مسلمان جو چین پہنچا وہ ایک صحابی رسول ﷺ وہاب ابن ابی کبشہ رضی اللہ عنہ تھے۔ بعض روایات کے مطابق حضرت وہاب ابن کبشہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں تھے۔ موسیو دے ترسان نے ایک روایت کے حوالے سے لکھا ہے کہ پہلا مسلمان ۵۸۷ء کو اس وقت چین آیا جب چین میں سوری خاندان کے بادشاہ کاسنگ کے عہد کا چھٹا سال تھا۔ یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک دس سال کے قریب تھی۔ موسیو دے ترسان کی تحقیق کے مطابق دوسری روایت یہ ہے کہ چین میں ٹانگ خاندان کے بادشاہ تائی سنگ کا پر شوکت اور پر عظمت دور تھا۔ چین کی تاریخ میں تائی سنگ کے دور حکومت کو سب سے اعلیٰ اور پر شوکت دور سمجھا جاتا ہے۔ یہ بادشاہ نہایت قابل اور باکمال تھا‘ اپنی شرافت نفس‘ عقل و دانش‘ فتوحات‘ تدبر‘ اعتدال‘ ذوق سلیم اور علم دوستی میں بے حد مشہور تھا۔ روایت میں کہا گیا ہے کہ یہی زمانہ تھا جب پہلے مسلمان اور صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم چین تشریف لائے۔ بادشاہ نے ان کی بڑی عزت کی‘ شاہی مہمان بنا کر رکھا اور ان کو تبلیغ اسلام کی مکمل آزادی بخشی۔ حضرت وہاب بن کبشہ رضی اللہ عنہ نے چین میں مسجدیں تعمیر کروائیں اور پھر ۶۳۲ء میں اپنا مقدس فریضہ ادا کرنے کے بعد واپس عرب چلے گئے۔ جب وہ عرب پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ یہ خبر سن کر ان کو بے حد رنج ہوا کچھ عرصہ اپنے گھر میں رہے پھر واپس چین آگئے اور اپنے ساتھ پہلی بار قرآن مجید کا وہ نسخہ ساتھ لائے جو ہجرت کے گیارہویں یا بارہویں سال جمع کیا گیا تھا۔ اسی روایت کے مطابق آپ کا انتقال ۶۴۳ء میں کانٹن کے مقام پر ہوا۔ جہاں شمالی دروازہ کے باہر آپکا مقبرہ آج بھی موجود ہے۔ اور وہاں کے لوگ ان کے مقبرہ کو آج بھی بہت مقدس سمجھتے ہیں۔ آپ نے دو

مسجدیں بنوائی تھیں ان میں سے ایک مسجد اسکوژ پیگوڈا کے نام سے آج بھی موجود ہے اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اس مسجد کے اردگرد عرب تجارت پیشہ لوگوں کی کافی آبادی ہوگئی ہے۔ انہوں نے چین میں شادیاں کررکھی ہیں اور مسلمانوں کے قدم چین میں پوری طرح جم چکے ہیں اور اکثر مسلمان چین کے باشندے بن چکے ہیں۔ جو وہاں آزادی سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتے ہیں اور اپنے تمام معاملات قرآن و سنتؐ کے مطابق طے کرتے ہیں۔ یہ تو تھی موسیودے ترسان کی تحقیق۔

چین کے مسلمان مصنفین نے بھی چینی زبان میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "ہوئی ہوئی یو آن" یعنی اصل مسلمانان ہے۔ اس کا ترجمہ ایک انگریز ادیب مسٹر پارکر نے انگریزی زبان میں کیا ہے۔ چینی مسلمانوں کی روایت کے مطابق ۶۳۶ء میں چین کے ہردلعزیز بادشاہ نے خواب دیکھا کہ ان کے کمرے کے ایک کونے میں ایک شخص سر پر عمامہ باندھے بیٹھا ہے اور غیر چینی زبان میں کچھ پڑھ رہا ہے۔ اس کی آواز نہایت سریلی اور پراثر ہے۔ بادشاہ پر اس خواب کا بہت اثر ہوا۔ صبح اس نے شاہی منجم کو بلایا خواب سنایا۔ منجم نے کہا کہ اس نے بھی کئی بار خواب میں مغرب کی طرف سے عجیب و غریب روشنی دیکھی ہے اس نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرف سے کوئی عظیم الشان انقلاب آنے والا ہے۔ اس نے بادشاہ کو بتایا کہ یہ عمامہ پوش لوگ مسلمان کہلاتے ہیں۔ جو چین کے صوبہ کان سو کے بعید از بعید دروں سے بہت دور ایک عرب ملک میں رہتے ہیں۔ بادشاہ کے ایک فوجی جنرل نے بھی منجم کی بات کی تائید کی۔ بادشاہ پر اس خواب کا اتنا اثر ہوا تھا کہ وہ بے چین رہنے لگا۔ بالآخر بادشاہ نے اپنے ایک افسر "شی تمانگ" کو بلایا جو دنیا کے مختلف ملکوں کا سفر کرچکا تھا۔ بادشاہ نے اسے اپنا ایلچی بناکر ہمی اور بخارا کے راستے عرب بھیجا۔ "شی تمانگ" کو بخارا میں مکہ کے کچھ تاجر ملے جو اسے اپنے ساتھ مکہ معظمہ لے گئے۔ وہاں پہنچ کر "شی تمانگ" نے چین کے بادشاہ کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دنوں کے بعد اپنے تین نہایت متقی اور عالم صحابہ کرام قیس، اویس اور وقاص رضی اللہ عنہم کو شی تمانگ کے ہمراہ بھیجا اور چلتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی دیوار سے ایک کاغذ اتارا جو وہاں ٹنگا ہوا تھا آپ نے اس کاغذ کو تھوڑی دیر تک غور سے دیکھا۔ پھر ان کو دے کر فرمایا کہ اسے چین کے بادشاہ کو دے دینا۔ چار افراد کا یہ قافلہ چین کے لئے روانہ ہوا۔ سفر کے صعوبتیں ناقابل برداشت تھیں۔ چنانچہ حضرات قیس اور اویس رضی اللہ عنہما راستہ ہی میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے اور صرف وقاص رضی اللہ عنہ درہ کیالو کے دشوار گزار راستوں کو طے کرکے چین کے صوبہ کانسو میں داخل ہوئے۔ چین کے مصنفین (مسلمان) کے مطابق حضرت وقاص رضی اللہ عنہ بادشاہ کے ایلچی شی تمانگ کے ساتھ بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوئے اور وہ کاغذ بادشاہ کو دیا۔ بادشاہ نے جب کاغذ کو کھول کر دیکھا تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ نظر آئی۔ بادشاہ نے فرط مسرت سے چلاکر کہا کہ یہ یہی وہ مقدس ہستی ہے جسے اس نے عمامہ باندھے خواب میں دیکھا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ شبیہ از خود کاغذ سے غائب ہوگئی۔ بادشاہ نے حضرت وقاص رضی اللہ عنہ کی بہت عزت کی اور شاہانہ آداب و احترام کے ساتھ انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ حضرت وقاص رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر تھوڑی سی مٹی ساتھ لائے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب چین کی زبان سمجھنے میں دقت پیش آئے تو اس مٹی کو سونگھ لینا۔ حضرت وقاص رضی اللہ عنہ نے اس مٹی کو سونگھا تو چین کی زبان سمجھنے اور بولنے لگے۔ بادشاہ نے ان کے ساتھ ملکی اور تمدنی معاملات پر گفتگو کی اور بہت متاثر ہوئے۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ وہ شاہی منجم کا عہدہ قبول کرلیں جس کی تنخواہ بہت بڑی تھی۔ بادشاہ چاہتا تھا کہ وہ بادشاہ اور سلطنت کے مشیر بن جائیں لیکن انہوں نے انکار کردیا اور فرمایا کہ وہ وہاں صرف تبلیغ اسلام کی غرض سے آئے ہیں، کچھ عرصہ وہ بادشاہ کی خصوصی اجازت سے چین میں حق و صداقت اور اسلام کی حقانیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ پھر انہوں نے بادشاہ سے واپس جاکر کچھ اور مسلمانوں کو دین اسلام کی تبلیغ و ترویج کے لئے ساتھ لانے کی اجازت مانگی۔ اجازت حاصل کرکے آپ واپس گئے اور بادشاہ چین کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جس میں استدعا کی گئی تھی کہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت چین میں اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ چین روانہ کردی۔ جب یہ پاک جماعت چین پہنچی تو بادشاہ نے بذات خود ان کا شاہانہ استقبال کیا اور ایک تاتاری جنرل کو جو تاریخ چین کا نامور جنرل گزرا ہے اس کو حکم دیا کہ وہ ان معزز مہمانوں کو دارالخلافہ "سن گانی" لے جائیں جہاں ان کے لئے ایک قصبہ آباد کیا جائے۔ ان کے لئے رہائشی مکانات تعمیر کئے جائیں اور عبادت خانے بنائے جائیں۔ چنانچہ تمام صحابہ کرامؓ وہاں آباد ہوگئے اور یہاں سے تمام چین میں دین اسلام کی

تبلیغ کا کام شروع کردیا۔ اس مقام پر ایک کتبہ آج بھی نصب ہے جس میں مسلمانوں کے چین میں آنے کا تذکرہ ہے۔ ایک رات حضرت وقاص رضی اللہ عنہ نے خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلد ہی اس دنیائے فانی سے پردہ فرمانے والے ہیں۔ دوسرے دن وقاص رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوگئے۔ جب وہاں پہنچے' تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق اعلی سے واصل ہو چکے تھے۔ البتہ ان کے جسد مبارک پر دفن سے پہلے درود و سلام پڑھنے کا موقع انہیں نصیب ہو ہی گیا۔ کچھ دنوں تک وہ مغموم و مضمحل مدینہ منورہ میں رہے پھر عمرہ ادا کرنے مکہ معظمہ چلے گئے اور ادائیگی حج تک وہیں قیام فرمایا۔ اس کے بعد دوبارہ چین کے لئے روانہ ہوگئے اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اجازت سے چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو بھی ساتھ لے گئے۔ چین پہنچ کر یہ جماعت کانٹن کے علاقہ میں آئی۔ یہ جماعت اپنے ساتھ قرآن مجید کا ایک نسخہ بھی ساتھ لائی تھی کچھ عرصہ تک صحابہ کی یہ جماعت کانٹن کے علاقہ اور گردو نواح میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتی رہی۔ پھر ایک دن جب یہ جماعت باجماعت نماز ادا کررہی تھی تو ایک مشہور و معروف تاتاری ڈاکو نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس جماعت پر حملہ کردیا اور تمام صحابہ کرامؓ کو شہید کردیا۔ پھر جب اس کو اس پاک جماعت کی حقیقت کا علم ہوا تو اس نے شرمندگی اور ندامت کی وجہ سے اپنے آپ کو بھی ہلاک کردیا۔ ان چالیس مقدس ہستیوں کی قبریں اب بھی کانٹن میں موجود ہیں۔ حضرت وقاص رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ تک چین میں تبلیغ دین کے فرائض انجام دیتے رہے اور پھر اس دار فانی سے کوچ فرماگئے۔ مسلمانوں نے ان کی قبر بنائی اور قبر کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کی۔ اس کا نام ہیانگ فن ہے۔ اس کے صدر دروازے پر تین حروف لکھے ہیں۔ "سن ہین کوما" یعنی پہلے ولی اللہ کی قبر۔ یہ واقعات چین کے مسلمان مصنفین کی کتاب "ہوئی ہوئی یو آن لئی" سے نقل کئے گئے۔ اس کا ترجمہ پاؤ ہیانگ چاؤ نے کیا ہے اور یہ انگریزی ترجمہ پاؤ کا قلمی نسخہ ہے جو ایک انگریز مسٹر جی ڈبلیو شپ نے چنگ ٹو سے حاصل کیا تھا۔

اب یہ معلوم کرنے کے لئے کہ چین میں اسلام کی پہلی کرن کس مقدس ہستی کے ذریعے پہنچی۔ ہمارے سامنے دو مستند روایتیں ہیں ایک چین میں فرانس کے سفیر موسیودی ترسان کی ہے۔ دوسری روایت چینی مسلمان مصنفین کی ہے۔ اگر دونوں روایتوں کا بغور مطالعہ کیا جائے تو بعض اختلافات سے قطع نظر یہ ایک ہی واقعہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ دونوں واقعات تقریباً ایک ہی سن عیسوی میں وقوع پذیر بتائے جاتے ہیں۔ مغربی محققین موسیودے ترسانؔ کی روایت اور تحقیق کو صحیح مانتے ہیں جب کہ چینی مسلمان مصنفین کی کتاب "ہوئی ہوئی یو آن لئی" کے دیباچہ میں ہانگ ٹین یگ نے چینی مسلمانوں کی روایت کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت وقاص رضی اللہ عنہ چین کے بادشاہ ٹائی سنگ کے عہد میں چین آنے سے پہلے چانگ آن جو بعد میں سن گان کہلایا اور جو جنوبی شن سی میں واقع ہے کچھ عرصہ مقیم رہے۔ اس کے بعد کان ٹن تشریف لے گئے۔ وہاں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دیتے رہے اور بالآخر وہیں وفات پائی۔ ان کا مرقد مبارک کان ٹن شہر سے باہر شمالی حصہ میں اب بھی موجود ہے۔ جہاں ایک پیگوڈا (مسجد) اب بھی ان کی یاد تازہ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ چالیس مقدس عرب ہستیوں کی قبریں بھی کین ٹان میں موجود ہیں جنہیں تاتاری ڈاکوؤں نے شہید کردیا تھا۔

برٹش کونسل لائبریری سے جو کچھ حاصل ہوسکا ہدیہ قارئین کردیا۔ اب یہ محققین اور مورخین کا کام ہے کہ یہ معلوم کریں کہ چین میں نور اسلام کی پہلی کرن کس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے پہنچی؟۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر دور میں چین کی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ نہایت فراخ دلانہ سلوک کیا ہے۔ اور آج بھی دنیا بھر میں چین کی حکومت کا پاکستان کے ساتھ بہترین دوستانہ تعلق قائم ہے۔ شاید نور اسلام کی پہلی کرن کا چین میں اثر اب بھی قائم ہے۔

O

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون: ۷۴۵۸۰۳

شفاعت رسولؐ اور کوثر کے طلبگاروں کے لئے

محمد صفدر صدیقی، سندھ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجا اور قرآن میں ارشاد فرمایا:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین○

ترجمہ: "محمد تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ترجمہ: "میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوۃ کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کذاب ہے انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی نے کبھی اپنے آپ کو امام مہدی کہا، کبھی مجدد کہا، کبھی مسیح موعود کہا اور آخر میں تمام حدیں پھلانگ کر نبوت کا دعویٰ کردیا اور کہا کہ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا نبی بھیجا" (روحانی خزائن)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہوئے لکھا:

○ "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل قادیان)

○ اور بکواس کی کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی میں نے پوری کی ہے۔" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۵)

روضہ رسول کی توہین کرتے ہوئے کہا:

○ "روضہ اطہر مصطفیٰ نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۲)

قرآن مجید کی توہین کرتے ہوئے کہا:

○ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہوئی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی طریقے کو استعمال کررہا ہے۔

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی توہین کرتے ہوئے لکھا کہ:

○ "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا قا کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے۔"

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء) صفحہ ۵۷ انجمن اشاعت لاہور

○ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے بکواس کی کہ "فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں میری ران پر اپنا سر رکھا کہا کہ تو ہم میں سے ہے۔"

○ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھا کہ "کربلا میرے روز کی سیرگاہ ہے حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔" (نزول المسیح ص ۹۹)

○ مسلمانوں کی توہین کرتے ہوئے لکھا کہ "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔"

(تذکرہ ص ۳۴۲،۳۴۳)

آج جب کوئی ہماری ماں کو گالی دیتا ہے، ہمارے باپ کی توہین کرتا ہے ہمارے خاندان کی توہین کرتا ہے ہمارے دوست کے بارے میں کوئی نازیبا کلمات کہتا ہے تو ہمیں غصہ آتا ہے، ہمارے جذبات بھی بھڑکتے ہیں ہم لڑنے مرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں تو مسلمانو! سوچو ذرا دل و دماغ کی اتھاہ گہرائیوں میں اتر کر سوچو کیا فاطمہ رضی اللہ عنہ ہماری ماں نہیں، کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ نہیں، جن کی جوتی کی خاک پر ہمارے باپ قربان، کیا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہمارے بزرگ نہیں کیا اس جہاں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس خاندان دنیا جہاں کے سارے خاندانوں میں اعلیٰ و ارفع نہیں، قادیانیوں کے ساتھ محبت بھرے تعلقات رکھنے والو۔ قادیانیوں کی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والو، جب تم قادیانیوں سے ملتے ہو تو گنبد خضراء میں دل مصطفیٰ دکھتا ہے، مسلمانو! یاد رکھو زندگی کے چند دن پلک جھپکتے گزر جائیں گے اور آخر کار وہ وقت آجائے گا جب عزرائیل روح قبض کرنے کے لئے آجائیں گے اور روح قبض کرکے لے جائیں گے اور پھر ہر مرنے والے کی طرح ہمیں بھی زمین کے سپرد کردیا جائے گا اور جب قیامت کی صبح کو دوبارہ ہمیں اٹھایا جائے گا پھر حشر کا میدان ہوگا، سورج انگارے اگل رہا ہوگا، تپتی ہوئی زمین ہوگی ہر کوئی اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا، ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہوگا۔ ہمارے رشتہ دار ہمارے یار و دوست سب ساتھ چھوڑ جائیں گے، جب ہم اس عالم میں شافع محشر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوں گے اور اگر وہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے سوال کرلیا کہ تمہارے سامنے

میری توہین ہوتی رہی' تم نے کیا کیا میری لاڈلی بیٹی کی توہین ہوتی رہی' میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین ہوتی رہی' میرے چہیتے نواسوں کی توہین ہوتی رہی۔ بتاؤ تم نے کیا رد عمل کیا؟ الٹا تم نے میرے دشمنوں کے ساتھ دوستی اور تعلقات' میرے دشمنوں کے ساتھ تم نے لین و دین رکھا۔ آج تم بھی جاؤ ان کے پاس جن کے ساتھ تم دنیا میں رہتے تھے اور حوض کوثر پر سے ہمیں دھتکار دیا تو بتاؤ اس دن ہمارا پرسان حال کون ہوگا؟ ہم کس کے پاس جاکر شفاعت کا سوال کریں گے' اگر رحمتہ للعالمین ہم سے روٹھ گئے تو پھر ہمیں کس کے دامن رحمت میں پناہ ملے گی' اگر ساقی کوثر ہم سے خفا ہوگئے تو پھر کہاں جاکر ہم اپنی پیاس کے انگارے بجھائیں گے۔ محسن انسانیت کے امتیو! آج محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم تاج و تخت ختم نبوت کی پاسبانی و نگہبانی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں ملت اسلامیہ کے نوجوانو! اپنی جوانیاں تحفظ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وقف کردو عوام الناس کا یہ فرض ہے کہ قادیانیوں کا معاشرتی' معاشی' سماجی بائیکاٹ کرکے دینی غیرت و حمیت کا ثبوت دیں تاکہ حشر کے میدان میں آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سرخرو ہوسکیں اور شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔ اللہ رب العزت ہمیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے اور دین پر مرمٹنے اور قادیانیوں اور دیگر اسلام دشمنوں کا بائیکاٹ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

○

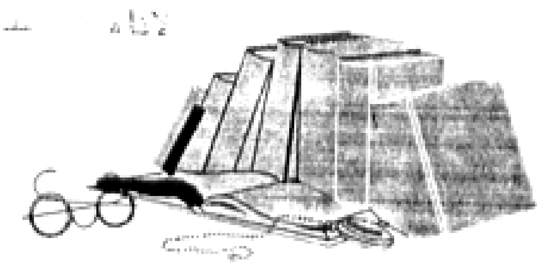

تبصرہ کتب

نام کتاب : محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

افادات : حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ

ضخامت : ۹۶ صفحات

قیمت : ۳۵ روپے

ناشر : دارالارشاد' مدنی روڈ اٹک

زیر نظر کتابچہ حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی صاحب کے چار درس قرآن کا مجموعہ ہے۔ حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ کی عظیم شخصیت بزرگان سلف میں ہمہ جہت شخصیت تھی آپ رحمتہ اللہ علیہ ۱۹۶۴ء سے ۱۹۹۲ء تک ۲۸ سال تک مسلسل قرآن مجید کا درس دیا جو کہ ۲۸ جلدوں میں شائع ہوچکا ہے۔ حضرت مولانا قاضی ارشد الحسینی حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے خلف الرشید ہیں۔ حضرت قاضی صاحبؒ نے اپنے جانشین کی تربیت خود فرمائی اور یہ خوش خصال نوجوان اپنے والد ماجد کی زندگی ہی میں اپنے مواعظ حسنہ سے عوام الناس کو مستفید کرنے لگے۔

زیر نظر کتابچہ مولانا قاضی ارشد الحسینی کے چار دروس القرآن پر مشتمل ہے جو مولانا موصوف کی علمی قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے' جیسا کہ نام "محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم" سے ظاہر ہے کہ مولانا موصوف نے قرآن مجید کی ان آیات کی تشریح و تفسیر اپنے دروس میں بیان کی جو کہ رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلو کو اجاگر کرتی ہیں۔ یہ مختصر مگر جامع کتابچہ نہ صرف علما کے لئے بلکہ عوام الناس' اور واعظین حضرات کے لئے یکساں فائدے کا حامل ہے۔ میں طلبا کو خاص کر اس کتابچہ کے بنظر غور مطالعہ کی بھرپور ترغیب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف قارئین کے لئے بروز حشر رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

○

نام : سرگزشت مسکین

مؤلف : غلام محمد خان نیازی

ضخامت : ۲۸۶ صفحات

قیمت : ۱۵۰ روپے

ملنے کا پتہ : بساط ادب سرکلر روڈ لاہور' نگینہ بک ڈپو مسلم بازار میانوالی

الحاج صوفی عبدالرحیم خان نیازی موسیٰ خیل ضلع میانوالی کے نیازی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی اسکول میں تدریس کے شعبہ پر فائز ہوگئے۔ آپ ہر دل عزیز اور دلربا ہونہار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے علاقہ میں ایک عالم باعمل مجاہد فی سبیل اللہ عاشق رسول حضرت مولانا گل شیر مرحوم تھے' جن کی سحربیانی اور شعلہ مقالی اور داؤدی لحن میں قرآن مجید پڑھنے کے انداز سے ہندوستان کا چپہ چپہ شاہد عدل ہے۔ حضرت

مولانا گل شیر شیر بیشہ حریت تھے۔ آپ نے قرآن و سنت کی روشنی کے اپنے علاقہ میں خوب دیپ جلائے۔ ان کی ذات مستودہ صفات سے جہاں ایک عالم نے فائدہ اٹھایا۔ وہاں صوفی عبدالرحیم خان نیازی کو بھی حصہ ملا۔ آپ نے

اپنے مربی مولانا گل شیر مرحوم کے حکم سے خوب خدمت خلق کی۔ علاقہ کے غریب عوام کے مسائل کے حل کے لئے مثالی محنت کی۔ نواب آف کالا باغ کے ستائے ہوئے غریب عوام کے لئے صوفی عبدالرحیم کا وجود نعمت الٰہی تھا۔ آپ اپنے مربی حضرت مولانا گل شیر رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مجلس احرار اسلام میں شامل ہوئے۔ اپنی خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر احرار کی مرکزی ورکنگ کمیٹی کے رکن نامزد ہوئے تمام احرار رہنما سے محبت کرتے تھے۔ اور صوفی صاحب ان کی اطاعت کو اپنا فرض خیال کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد قادیانی فتنہ کے خلاف مثالی کام کیا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں۔ ۱۹۷۴ء میں قائدانہ صلاحیتوں سے تحریک کو جلا بخشا۔ حضرت مولانا عبیداللہ احرار کے بعد مجلس احرار اسلام پاکستان کے صدر منتخب ہوئے۔

دنیائے فانی سے آخری سفر بھی مجلس احرار کے پرچم کے سائے میں طے ہوا۔ انہیں تفصیلات پر مشتمل یہ کتاب ہے۔ جو جناب غلام محمد خا نیازی نے ترتیب دی ہے۔ کتاب بڑی محنت و عرق سے مرتب کی ہے۔ تقریباً" پون صدی کے مدوجزو اور سیاسی حالات پر مشتمل ایک خوبصورت دستاویز تیار ہوگئی ہے۔ باب اول ناموں پر مشتمل ہے جس میں تمام مکتب فکر علما اور ان کی زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والوں نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ باب دوم میں مختلف شخصیات کے رشحات قلم کو یکجا کردیا گیا ہے جن میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا کوثر نیازی' مولانا سید عطاء المحسن بخاری' مولانا مجاہد الحسینی' جناب عبدالغفور غفاری' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا عبدالرحیم نیازی' جناب عمر فاروق' لیفٹیننٹ (ریٹائرڈ) کرنل محمد عطاء اللہ' صاحبزادہ عبدالمالک' قاری عبدالسمیع کے مضامین بہت خصوصیت کے حامل ہیں۔ باب سوم سوانحی خاکہ اور معاشرتی سماجی سرگرمیوں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ باب چہارم میں آپ کی سیاسی زندگی کے تمام گوشوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ باب ششم میں اولاد اور آپ کے رفقاء سفر کے تذکرہ پر مبنی ہے۔ باب ہفتم میں آپ کی شاعری کے گرانقدر اہم حصہ کو جمع کیا ہے۔

یوں سات ابواب پر مشتمل حضرت صوفی مرحوم کا مکمل سوانحی خاکہ و خدمات کا احاطہ اس میں کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا صوفی صاحب مرحوم احرار رہنماؤں کے دل و جان سے قدردان تھے ان کی محبت خالصتاً" لوجہ اللہ تھی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ' خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمتہ اللہ علیہ' مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ' مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ' مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ' سے آپ کے مثالی تعلقات تھے۔ وہ سراپا احرار تھے مگر ملک کی تمام دینی تحریکوں اور مدارس عربیہ کی دل کھول کر امداد کیا کرتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر خورد وکلاں کے لئے دیدہ دل فرش راہ کئے ہوئے ہوتے تھے۔ چنیوٹ کی ختم نبوت کانفرنسوں میں بھرپور وفد لے کر تشریف لاتے۔ صدیق آباد مسلم کالونی (ربوہ) میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد ڈالی تو آپ ہمیشہ باقاعدگی سے اس میں شرکت فرماتے تھے۔ ایک آدھ اجلاس کی صدارت بھی ان کو پیش کی جاتی' جسے وہ سعادت سمجھ کر قبول فرماتے' اب ان کے صاحبزادوں' پوتوں اور نواسوں کا بھی یہی معمول ہے' حق تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے' خوب آدمی تھے۔

اللہ رب العزت مصنف جناب غلام محمد نیازی کو جزائے خیر دیں کہ انہوں نے یہ کتاب لکھ کر مرحوم کی ذات گرامی کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ طباعت' کتابت' ٹائٹل جلد تمام تر خوبیوں کا خوبصورت گلدستہ یہ کتاب ہے۔ تحریک آزادی و تحریک ختم نبوت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے یہ کتاب بہترین تحفہ ہے' جس پر مصنف بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ (ادارہ)

○

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
سنارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صراف بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۷۴۵۰۸۰

رپورٹ : اعجاز احمد

سہ روزہ ردِّ قادیانیت کورس

(ایبٹ آباد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے امیر حضرت مولانا شفیق الرحمٰن صاحب کی زیر سرپرستی عظیم الشان سہ روزہ رد قادیانیت کورس ۲۵ تا ۲۷ جون مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد میں منعقد کیا گیا۔ اس کورس میں ایبٹ آباد شہر اور مضافات کے علاوہ حویلیاں' ہری پور' مانسہرہ' بالاکوٹ' بٹل' بٹگرام' صوابی' نتھیا گلی' پشاور' چلاس' کوہستان' گلگت اور آزاد کشمیر کے ۸۲ طلبائے کرام نے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی۔ طلباء کے جذبات دینی اور عزائم بلند تھے۔ جس لگن اور جستجو کے ساتھ طلباء نے اس رد قادیانیت کورس میں شمولیت کی اس میں جذبات صدیقی رضی اللہ عنہ کی صدائے بازگشت سنائی دیتی رہیں۔ لیکچرار نے جس اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کورس کو چار چاند لگائے اس کا سبب بھی طلبائے کرام کی لاجواب دلچسپی تھی۔ پہلے روز وقار گل جدون صدر ختم نبوت یوتھ فورس نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور طلبا کو قادیانی فتنہ کے خلاف آمادۂ جہاد کیا۔ مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ نے مسیلمہ کذاب سے مسیلمہ پنجاب کے تعاقب تک امت کے جہاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امت نے ختم نبوت کے تحفظ میں کبھی بھی تساہل اور غفلت کا مظاہرہ نہیں کیا اور بڑی سے بڑی قربانی دے کر اس فریضہ کو ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا تحفظ ہی دراصل اسلام کا تحفظ ہے' ختم نبوت ہی وہ بنیاد ہے' جس پر اسلام کی عالیشان عمارت استوار ہے اور مسلمانوں کے خون کی سرخی میدان یمامہ سے لے کر لاہور کی سڑکوں تک گواہی دیتی رہی کہ سب کچھ برداشت ہو سکتا ہے لیکن کوئی آنکھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی طرف خیرہ چشمی کرے یہ ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ ایچ ساجد اعوان نے پہلے دن حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بیان کیا اور قادیانی اعتراض جسم عنصری کا آسمانوں پر جانا محال ہے کے جواب میں قرآن و حدیث سے جسم عنصری کے آسمانوں پر جانے کے مختلف دلائل بیان کئے اور رفع عیسیٰ علیہ السلام' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل بحث کی۔

دوسرے دن عقیدۂ ختم نبوت قرآن و حدیث سے بیان کیا گیا اور اجرائے نبوت کے قادیانی ڈھکوسلوں کے اطمینان بخش جوابات دیئے۔ تیسرے روز کذبات مرزا' مرزا قادیانی کی پیشن گوئیاں اور ان کا انجام اور مرزا قادیانی کے مباہلے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی اس کی موت کو تفصیلاً" بیان کیا۔ آخر میں مجاہدین ختم نبوت کی بارگاہ الوہیت اور بارگاہ نبوت میں مقبولیت تاریخی حوالوں سے بیان کی گئی اور یوں طلبائے کرام کو اس راستہ پر ڈال دیا گیا کہ جو انہیں محبان خدا کی جماعت میں شامل کر دے۔ ۸۲ طلبائے کرام میں جن طلبا نے اسناد حاصل کیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

مولانا حمید الدین خطیب کابلی مسجد ایبٹ آباد' حافظ عبید الرحمٰن نواں شہر' انجم نواز خان ٹھنڈا میرا ایبٹ آباد' جیا نویز خان باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' اورنگزیب خان باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' محمد شفیق باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' خالق داد باندہ ولہ ڈاک ایبٹ آباد' محمد داؤد میرپور ایبٹ آباد' مقبول الرحمٰن اٹھمقام مظفر آباد آزاد کشمیر' محمد اسمٰعیل فاروقی زیدہ ضلع صوابی' محمد ابراہیم کنج ایبٹ آباد' عطاء اللہ خان پولیس لائن ایبٹ آباد' محمد میر چلاس ضلع دیامر' عبد الغنی بالاکوٹ' مشتاق احمد بٹل' سلمان خان چنڈر گو خان ایبٹ آباد' اعجاز احمد البدر کالونی ایبٹ آباد' ظہیر احمد بالاکوٹ' محمد اعجاز فاروقی نتھیا گلی' محمد توفیق جھنگی ایبٹ آباد' اقبال حسین کاوش کنج ایبٹ آباد' طاہر محمود بیگ حویلیاں' عبد الرزاق پولیس لائن ایبٹ آباد' حافظ احسان اللہ بٹگرام' رسول خان پشاور' وصی الدین صدیقی ایبٹ آباد شہر' عمران جاوید مجاہد ایبٹ آباد' تصور ادریس ایبٹ آباد شہر' عقیل احمد کنج ایبٹ آباد' مظہر خان جدون چونا کاری ایبٹ آباد' محمد متقدی کوہستان' آصف الٰہی شملہ پہاڑی ایبٹ آباد سردار عبد الصمد منصور ٹاؤن ایبٹ آباد' محمد لیاقت ایبٹ آباد' ضیاء الرحمٰن فاروقی کیہال ایبٹ آباد' شیخ خالد عظمت باندہ سیاں ایبٹ آباد' شاہد خان باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' طارق خان جدون باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' محمد الیاس باندہ پیر خان ایبٹ آباد' عمر فاروق جبڑیاں ایبٹ آباد' سید مجتبیٰ حسین شاہ نور کالونی ایبٹ آباد' سید مجاہد علی شاہ ملک پورہ ایبٹ آباد' قاری خاقان مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد' مولانا قاری عبد الرحمٰن مرکزی جامع مسجد' قاری محمد صابر باندہ چگواڑیاں ایبٹ آباد' قاری عبد اللہ ضلع بٹگرام' ساجد کیہال ایبٹ آباد' بیدار احمد ہری پور' محمد شعیب قریشی نواں شہر ایبٹ آباد' عبد الغنی بٹل' عبد العزیز بٹل' افتخار گل خان ایبٹ آباد' فیصل خان ایبٹ آباد شہر' محمد اقبال گلگت' میاں داد ہری پور' وارث علی ایبٹ آباد' سید جواد حیدر شاہ ایبٹ آباد' ناصر محمود کاغان کالونی ایبٹ آباد' جہانگیر خان ایبٹ آباد' محمد نثار عالم نواں شہر ایبٹ آباد' محمد زبیر نواں شہر ایبٹ آباد' سید افتخار شاہ کاکول ایبٹ آباد' محمد ریاض ایبٹ آباد' محمد نیاز ایبٹ آباد' عابر محمود مانسہرہ' رخشیر ایبٹ آباد' اختر ایبٹ آباد' سلطان شاہ گلگت اور عبد المحیط گلگت نے شرکت کی۔

شرکاء اجلاس کو اسناد حضرت مولانا شفیق الرحمٰن خطیب ہزارہ نے پیش کیں اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم بحمد للہ رد قادیانیت کورس اخبارات میں اعلان کر کے ڈنکے کی چوٹ پر کر رہے ہیں اور مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر بتا رہے ہیں اس کے پیچھے ہمارے علمائے کرام کی ایک سو سال کی محنت ہے۔ انہوں نے کارکنان ختم نبوت کو تلقین کی کہ وہ علمائے حق کے ساتھ وابستہ رہیں اور ان کی سرپرستیوں کے اندر اپنے اس مقدس مشن کا پھریرا لہراتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام نے ماضی میں بھی ختم نبوت کے سلسلہ میں بھرپور قربانیاں دی تھیں اور آئندہ بھی وہ آپ کے شانہ بشانہ چلنے کے لئے تیار ہیں۔ مولانا شفیق الرحمٰن نے کہا کہ اب قادیانی فتنہ کے دن گنے جا چکے ہیں' جس قدر آج بیداری اس سلسلہ میں پائی جاتی ہے آج سے پہلے ہم نے عوام میں یہ جوش و خروش اور جذبات نہ پائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک مرزائیت صفحہ ہستی سے مٹا نہیں دی جاتی آنکھوں کی یہ سرخی اور دلوں کی یہ گرمی ٹھنڈی نہیں ہونی چاہئے۔ مولانا شفیق الرحمٰن ہی کی دعا پر تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس سٹی ایبٹ آباد یونٹ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا یہ سہ روزہ رد قادیانیت کورس اختتام پذیر ہوا۔

○

محبان پاکستان متوجہ ہوں!

خدا ہمارے ملک کو ہمیشہ سلامت رکھے

ایک ایسے وقت میں جب وطن عزیز دہشت گرد تنظیموں، اداروں اور افراد کی سازشوں کی زد میں ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ ان ملک دشمن عناصر کا تعاقب کیا جائے۔ دہشت گردوں کی نشاندہی کی جائے اور ان کے مذموم مقاصد، سرگرمیوں اور طریقہ واردات کے بارے میں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر آگاہ کیا جائے۔

قادیانی دہشت گردی

اس وقت ملک کی سالمیت کے خلاف جو مختلف دہشت گرد گروہ کام کر رہے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق قادیانی گروہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ قادیانیت سے وابستہ افراد اپنے خلیفہ مرزا طاہر احمد کی پیش گوئی "آپ چند دنوں میں خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے" کو پورا کرنے کیلئے اس ملک کو کمزور کرنے اور تباہ و برباد کرنے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم

یہی وجہ ہے کہ ----- اسلام اور پاکستان کے خلاف -----
چھوٹے موٹے جرائم سے ..... بین الاقوامی دہشت گردی تک
ہر واردات کا سراغ قادیانی گروہ تک ضرور پہنچتا ہے

ہم نے قادیانیوں کی ان دہشت گرد سرگرمیوں کو منظر عام پر لانے کیلئے "قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم" کے نام سے ایسے تمام واقعات کو کتابی شکل میں مرتب اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کتاب جہاں قادیانیوں کے مکروہ عزائم کو بے نقاب کرے گی، وہاں عوام اور پالیسی ساز حلقوں کو بھی دہشت گردی کے اصل عوامل کو سمجھنے میں مدد دے گی۔

ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے

دہشت گردی کے خاتمے کے نیک مشن پر ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اپنے پیارے وطن کی سلامتی کیلئے اپنا کردار ادا کیجئے: ہمیں ان تمام قادیانیوں کے بارے میں اطلاعات فراہم کیجئے جو قتل، چوری، اغواء، ڈاکہ زنی، جواء، فائرنگ، شراب نوشی، فحاشی وبدکاری، دھوکہ دہی، سرکاری وسائل کی خورد برد، کرپشن، دہشت گردی، منشیات فروشی، توہین رسالت ﷺ و صحابہؓ و مقدس شخصیات، صدارتی آرڈی ننس مجریہ 1984 کی خلاف ورزی، پاکستان دشمن طاقتوں سے رابطہ یا کسی اور جرم میں ملوث ہوں۔ اپنے حافظے میں محفوظ معلومات اور اپنے ارد گرد رہنے والے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کو تحریر کار روپ دیجئے اور ہمیں ارسال کر دیں۔

یہ بہت اچھا ہوگا

اگر آپ ان واقعات کی ضروری تفصیل کے ساتھ، حوالہ جات، ضروری دستاویزات، ایف آئی آر وغیرہ کی فوٹو کاپی اور تصاویر وغیرہ بھی ارسال کر سکیں۔

دیر مت کیجئے

سرزمین پاکستان کو دہشت گردی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار فوراً ادا کیجئے۔
یہ آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔

مطلوبہ معلومات جتنی جلدی ممکن ہو سکے، اس پتے پر بھیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122 (061) فیکس 542277 (061)

قادیانیت

ایک

دہشت گرد

تنظیم

عنقریب شائع ہونے والی انکشاف انگیز کتاب

REGD. NO. SS-160

عظیم الشان

تیرھویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز

مؤرخہ ۹ اگست ۱۹۹۵ء

بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

اتوار

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی ◎ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9، 9 ایچ زیڈ یوکے فون 0171-737-8199